بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَد نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنتُم اَذِلَّة

جلد 46

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ نمبر: 42

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

13 جمادی الثانی 1418 ہجری 16 / اخاء 1376 ہش 16 / اکتوبر 1997ء

اخبار احمدیہ

لندن۔ ۱۶/ اکتوبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بیرونی ممالک کے دورہ سے بخیریت واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آج حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور ہر فرد جماعت کو نمازوں کی پابندی بالخصوص فجر اور وسطیٰ کی حفاظت کرنے کی طرف توجہ دلائی حضور نے فرمایا کہ ہمیں امسال نمازوں کو اپنا ٹارگٹ بنانا چاہئے اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی مجبوری و سستی کو حائل نہیں ہونے دینا چاہئے۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

اسی دنیا میں خدا تعالیٰ کو پہچاننا اور اس کی صفات واسماء کی معرفت حاصل کرنا آئندہ کی تمام راحتوں اور روشنیوں کی کلید ہے

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا (بنی اسرائیل ۷۳) یعنی جو شخص اس جہان میں اندھا ہو وہ اس دوسرے جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا بلکہ اندھوں سے بھی بدتر۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی آنکھیں اور اس کے دریافت کرنے کے حواس اسی جہان سے انسان اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ جو یہاں ان حواس کو نہیں پاتا وہاں وہ اُن حواس سے بہرہ ور نہیں ہوگا۔ یہ ایک دقیق راز ہے۔ جس کو عام لوگ سمجھ بھی نہیں سکتے۔ اگر اس کے یہ معنی نہیں تو یہ تو پھر بالکل غلط ہے کہ اندھے اس جہان میں بھی اندھے ہوں گے۔ اصل بات یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کو بغیر کسی غلطی کے پہچاننا اور اسی دنیا میں صحیح طور پر اُس کی صفات واسماء کی معرفت حاصل کرنا آئندہ کی تمام راحتوں اور روشنیوں کی کلید ہے۔ اور یہ آیت اس امر کی طرف صاف اشارہ کر رہی ہے کہ اسی دنیا سے ہم عذاب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور اس دنیا کی کورانہ زیست اور ناپاک افعال ہی اس دوسرے عالم میں عذاب جہنم کی صورت میں نمودار ہو جائیں گے اور وہ کوئی نئی بات نہ ہوں گے۔

جیسے ایک شخص گھر کے دروازے بند کر لینے سے روشنی سے محروم ہو جاتا ہے اور تازہ اور زندگی بخش ہوا اُسے نہیں مل سکتی۔ یا کسی زہر کے کھا لینے سے اُس کی زندگی باقی نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح پر جب ایک آدمی خدا کی طرف سے ہٹتا ہے اور گناہ کرتا ہے، تو وہ ایک ظلمت کے نیچے آکر عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ گناہ اصل میں جناح تھا۔ جس کے معنی میل کرنے اور اصل مرکز سے ہٹ جانے کے ہیں۔ پس جب انسان خدا سے اعراض کرتا ہے اور اس کے نور کے مقابل سے ہٹ جاتا ہے اور اس روشنی سے دور ہو جاتا ہے جو صرف خدا کی طرف سے اترتی اور دلوں پر نازل ہوتی ہے، تو وہ ایک تاریکی میں مبتلا ہوتا ہے جو اس کیلئے عذاب کا موجب ہو جاتی ہے۔ پھر جس قسم کا یہ اعراض ہو۔ اُسی قسم کا عذاب اُسے دکھ دیتا ہے۔ لیکن اگر انسان پھر اُسی مرکز کی طرف آنا چاہے اور اپنے آپ کو اس مقام پر پہنچا دے جو ایسی روشنی کے پڑنے کا مقام ہے تو وہ پھر اس گمشدہ نور کو پا لیتا ہے، کیونکہ جیسے دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے کمرہ میں روشنی کو ایسے وقت پا سکتے ہیں جب اس کی کھڑکیاں کھول دیں۔ ویسے ہی روحانی نظام میں مرکز اصلی کی طرف بازگشت کرنا ہی راحت کا موجب ہو سکتا ہے اور اس دکھ درد سے بچاتا ہے جو اس مرکز کو چھوڑنے سے پیدا ہوا تھا۔ اس کا نام توبہ ہے اور یہی ظلمت جو اس طرح پر پیدا ہوتی ہے۔ ضلالت اور جہنم کہلاتی ہے اور مرکز اصلی کی طرف رجوع کرنا جو راحت پیدا کرتا ہے، جنت سے تعبیر ہوتا ہے۔ اور گناہ سے ہٹ کر پھر نیکی کی طرف آنا جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جاوے اس بدی کا کفارہ ہو کر اُسے دور کر دیتا ہے اور اس کے نتائج کو بھی سلب کر دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان الحسنات یذھبن السیّات (ھود : ۱۱۵) یعنی نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں، چونکہ بدی میں ہلاکت کی زہر ہے اور نیکی میں زندگی کا تریاق، اس لئے بدی کے زہر کو دور کرنے کا ذریعہ نیکی ہے۔ یا اسی کو ہم یوں کہہ سکتے ہیں۔ عذاب راحت کی نفی کا نام ہے اور نجات راحت اور خوشحالی ہی کے حصول کا نام ہے۔ اسی طرح پر جیسے بیماری اس حالت کا نام ہے۔ جب حالت بدن مجری طبیعت پر نہ رہے اور صحت وہ حالت ہے کہ امورِ طبیعہ اپنی اصلی حالت پر قائم ہوں۔ اور جیسے کسی ہاتھ پاؤں یا کسی عضو کے اپنے مقام خاص سے ذرا اِدھر اُدھر کھسک جانے سے درد شروع ہو جاتا ہے اور وہ عضو نکما ہو جاتا ہے اور اگر چندے اسی حالت پر رہے، تو پھر نہ خود بالکل بیکار ہو جاتا ہے بلکہ دوسرے اعضاء پر بھی اپنا بُرا اثر ڈالنے لگتا ہے۔ بعینہٖ یہی حالت روحانی ہے کہ جب انسان خدا تعالیٰ کے سامنے سے جو اس کی زندگی کا اصل موجب مایۂ حیات ہے، ہٹ جاتا ہے اور فطرتی دین کو چھوڑ بیٹھتا ہے، تو عذاب شروع ہو جاتا ہے اور اگر قلب مردہ نہ ہو گیا ہو۔ اور اس میں احساس کا مادہ باقی ہو۔ تو وہ اس عذاب کو خوب محسوس کرتا ہے اور اگر اس بگڑی ہوئی حالت کی اصلاح نہ کی جاوے، تو اندیشہ ہوتا ہے کہ پھر ساری روحانی قوتیں رفتہ رفتہ نکمّی اور بیکار ہو جائیں اور ایک شدید عذاب شروع ہو جاوے۔ پس اب کیسی صفائی کے ساتھ یہ امر سمجھ میں آجاتا ہے کہ کوئی عذاب باہر سے نہیں آتا، بلکہ خود انسان کے اندر ہی سے نکلتا ہے۔ ہم کو اس سے انکار نہیں کہ عذاب خدا کا فعل ہے۔ بیشک اس کا فعل ہے، مگر اسی طرح جیسے کوئی زہر کھائے تو خدا اُسے ہلاک کر دے۔ پس خدا کا فعل انسان کے اپنے فعل کے بعد ہوتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلشانہٗ اشارہ فرماتا ہے نارُ اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ (الھمزہ : ۷۔۸) یعنی خدا کا عذاب وہ آگ ہے، جس کو خدا بھڑکاتا ہے اور اس کا شعلہ انسان کے دل سے ہی اُٹھتا ہے۔ اس کا مطلب صاف لفظوں میں یہی ہے کہ عذاب کا اصل بیج اپنے وجود ہی کی ناپاکی ہے۔ جو عذاب کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۔۲۰)

یہ یقینی اور سچی بات ہے کہ جو خدا کے ہوتے ہیں خدا ان کا ہوتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

"پتہ نہیں کب سے سوئے پڑے مولوی جن کو نہ مسلمانوں کے اخلاق کی فکر، نہ ان کے کردار کی طرف توجہ، نہ ان کے ایمان اور عقائد کے متعلق کوئی فکر۔ اپنے اپنے ڈیرے لگائے ہوئے اپنی اپنی سیادت پر راضی بیٹھے تھے جب دیکھا کہ جماعت احمدیہ پھیل رہی ہے تو اس کی تکلیف پہنچی ہے، شرک کے پھیلنے کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ چنانچہ سارے ہندوستان میں جب شرک پھیل رہا تھا اور جھوٹے خداؤں کی عبادت کرنے والے شرک پھیلا رہے تھے کھلم کھلا اس وقت ان کو کوئی ہوش نہیں آئی۔ جماعت احمدیہ ہی تھی جو اس وقت بھی ان لوگوں سے نبرد آزما تھی"۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۷ء

سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰۶ ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے ۱۸۔۱۹۔۲۰ (جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ) فتح ۱۳۷۶ ہش (دسمبر ۱۹۹۷ء) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کر دیں۔ اور اس جلسہ کی کامیابی کیلئے دعا کرتے رہیں۔

مجلس مشاورت

:- اسی طرح جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی نویں مجلس مشاورت کیلئے سیدنا حضور انور نے ۲۱/ دسمبر ۹۷ء (بروز اتوار) کی تاریخ کی منظوری عطا فرمادی ہے امراء کرام صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ شوریٰ کیلئے تجاویز اور نمائندگان کی اطلاع ۳۰/ اکتوبر ۹۷ء تک سیکرٹری شوریٰ کو بھجوادیں۔

(ناظر دعوت وتبلیغ قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان : :

لا اله الا الله محمد رسول الله

ہفت روزہ بدر قادیان　　اداریہ　　16 اکتوبر 1997

آزادیٔ ہند اور جماعت احمدیہ

(۱۲)

گزشتہ گفتگو میں ہم حضرت امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲/ جنوری ۱۹۴۵ء (مطبوعہ روزنامہ الفضل قادیان ۱۷/ جنوری ۱۹۴۵ء) کے حوالے سے بتا چکے ہیں کہ حضور اقدس نے اپنے اس خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ وقت آگیا ہے کہ انگلستان اور ہندوستان آپس میں جلد صلح کرلیں اور یہ کہ ہندوستان کی مختلف قوموں کو بھی آزادی ہند کی خاطر آپس میں متحد ہو جانا چاہئے اور ہم عرض کر آئے ہیں کہ حضور انور نے اپنی جماعت کے تمام دانشوروں، علماء، مبلغین اور اخبارات کو اس نیک مقصد کیلئے جُٹ جانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ چنانچہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ حضور کے اس ارشاد پر انگلستان و ہندوستان میں جماعت کے مبلغین اور تمام رضاکاران وطنِ عزیز کی خدمت میں جی جان سے مصروف ہو گئے تھے۔

اپنے ۱۲/ جنوری کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگرچہ آپ کی آواز بظاہر ایک کمزور جماعت کے امام کی آواز ہے جو ممکن ہے اس قدر اثر نہ کرے لیکن میں اس آواز کو اس لئے اُٹھاتا ہوں کہ تا خدا تعالیٰ کی طرف سے دُنیا پر اتمام حجت ہو جائے اور ممکن ہے کہ ہوا کی لہروں پر اُڑ کر یہ آواز کسی طرح حکام کے کانوں تک پہنچ جائے۔ جس وقت حضور یہ بات بیان فرما رہے تھے خود حضور کو بھی اس بات کا یقین نہیں تھا کہ آزادیٔ ہند کے متعلق آپ کی یہ آواز اس قدر اثر کر جائے گی کہ بالآخر انگریز اس آواز پر کان دھرنے کیلئے مجبور ہوں گے۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ خدا کی تقدیر اپنے اس بندے کی آواز کو پُر اثر بنانے کیلئے اس طرح ظاہر ہوئی کہ نومبر ۱۹۴۴ء میں چیتھم ہاؤس لنڈن میں رائل انسٹی چیوٹ آف انٹر نیشنل افیئرز (Royal Institute of International Affairs) کی سرپرستی میں دولت مشترکہ کے نمائندگان کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ہندوستان کی طرف سے بھی ایک وفد نے شرکت کی جن میں کنور سر مہاراج سنگھ، میر مقبول محمود، مسٹر سی ایل مہتہ اور خواجہ سرور حسن کے علاوہ جماعت احمدیہ کے ایک معزز رکن آنریبل حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ بھی شامل تھے۔ ہر ممبر کو اپنے اپنے ملک میں جنگی سرگرمیوں کا خلاصہ بیان کرنے کیلئے پانچ پانچ منٹ دیئے گئے۔ ہندوستان کی طرف سے حضرت چوہدری صاحب کو بولنے کا موقع دیا گیا۔ آپ فرماتے ہیں :-

> ”ہندوستان کی باری آنے پر مَیں نے تین منٹ میں ہندوستان کی جنگی سرگرمیوں کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے کہا ۲۵ لاکھ ہندوستانی کسی نہ کسی حیثیت میں جنگ کے مختلف محاذوں پر برطانیہ اور اتحادیوں کی آزادی اور سالمیت کی حفاظت اور دفاع کے سلسلے میں مختلف الانوع خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں اور ان کی طرف سے جان کی قربانی دینے میں بھی دریغ نہیں ہوا..... اس سلسلے میں بعض تفاصیل کا ذکر کرنے کے بعد میں نے کہا ”دولت مشترکہ کے سیاستدانو! کیا یہ ستم ظریفی نہیں کہ ہندوستان کے ۲۵/ لاکھ فرزندوں نے میدان جنگ میں مملکت برطانیہ کی آزادی کی حفاظت کیلئے داد شجاعت دی ہو لیکن خود ہندوستان ابھی تک اپنی آزادی کا منتظر اور اس کیلئے ملتجی ہو۔ شاید ایک مثال اس کیفیت کو واضح کرنے میں ممد ہو سکے چین کی آبادی اور رقبہ ہندوستان کی آبادی اور رقبے سے بے شک زیادہ ہے لیکن وسعت اور آبادی کے علاوہ باقی ہر لحاظ سے چین آج ہندوستان سے کوسوں پیچھے ہے تعلیم صنعت و حرفت وسائل آمد و رفت غرض خوشحالی کے تمام عناصر کے لحاظ سے ہندوستان چین سے کہیں آگے نظر آتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ چین تو آج دنیا کی بڑی طاقتوں میں شمار ہوتا ہے اور ہندوستان کسی گنتی میں نہیں؟ کیا اس کی صرف یہی وجہ نہیں کہ چین آزاد ہے اور ہندوستان محکوم؟ لیکن یہ حالت اب دیر تک قائم نہیں رہ سکتی ہندوستان بیدار ہو چکا ہے اور آزاد ہو کر رہے گا“۔

(تحدیث نعمت صفحہ ۴۸۱)

کامن ویلتھ کانفرنس کی کارروائی باقاعدہ ریڈیو پر نشر ہوئی۔ مشہور کانگریسی لیڈر مسٹر آصف علی نے حضرت چوہدری صاحب کو بتایا کہ جب آپ کی یہ تقریر ریڈیو پر نشر ہوئی تو اس وقت وہ خود اور پنڈت جواہر لعل نہرو جی اورنگ آباد کے قلع میں قید تھے اور ریڈیو پر یہ تقریر سن رہے تھے۔ جب حضرت چوہدری صاحب نے ”اے دولتِ مشترکہ کے سیاستدانو! کہہ کر آواز بلند کی تو پنڈت نہرو تو اپنا کان ریڈیو کے بہت قریب لے آئے اور جب تقریر ختم ہوئی تو پنڈت نہرو جی نے فرمایا کہ اس شخص نے تو ہم سے بھی بڑھ کر بے باکی سے حکومت برطانیہ کو متنبہ کیا ہے۔ عزت مآب پنڈت نہرو جی حضرت چوہدری صاحب کی اس تقریر سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے آپ کو انگلینڈ میں ہی پیغام بھیجا کہ آپ ہندوستانی رکن کی حیثیت سے سان فرانسسکو میں ہونے والے اقوام متحدہ کے اجلاس میں بھی شریک ہوں۔

آنریبل چوہدری صاحب کسی اور ضروری کام کے باعث پنڈت جی کے اس ارشاد کو قبول نہ کر سکے چنانچہ آپ کی جگہ یہ کام مسٹر چھاگلہ کے سُپرد کر دیا گیا تھا۔

کامن ویلتھ کانفرنس کے بعد حکومت برطانیہ کی طرف سے رائل انسٹی چیوٹ آف انٹر نیشنل کی جانب سے کامن ویلتھ کانفرنس کے مندوبین کو عشائیہ پیش کیا گیا۔ اس دعوت میں وزیر اعظم چرچل کے علاوہ باقی سب انگریز اعلیٰ حکام موجود تھے جن میں نائب وزیر اعظم مسٹر ایٹلی لارڈ چانسلر لارڈ سائمن وغیرہ وغیرہ شریک تھے۔ اس عشائیہ کے موقع پر بھی آنریبل چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو آزادیٔ ہند پر پھر تقریر کرنے کا موقع ملا آپ کی گزشتہ تقریر پر بعض انگریز حکام کا ردّ عمل یہ تھا کہ آزادیٔ ہند کو ٹالنے کی تمامتر ذمہ داری برطانیہ سرکار پر نہیں ڈالی جا سکتی بلکہ اس میں بڑی روک ہندوستان کے ہندو مسلم لیڈران کی تفرقہ بازی ہے جو ایک پلیٹ فارم پر یکجا ہو کر اس مسئلہ کے حل میں تعاون نہیں کر رہے۔ حضرت چوہدری صاحب نے اس عشائیہ کے موقع پر اس اعتراض کا نہایت مدلل اور ٹھوس جواب دیا جو آپ ہی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔ لکھتے ہیں :-

> ”دعوت پر جانے سے پہلے میں یہ عذر بھی سن چکا تھا کہ ہندوستان کی آزادی میں تاخیر کی ذمہ داری تمامتر حکومت برطانیہ پر نہیں ڈالی جا سکتی کیونکہ ہندو مسلم اختلافات کے پیشِ نظر حکومت برطانیہ بہت حد تک معذور گردانی جا سکتی ہے مَیں نے اپنی تقریر کے دوران آزادی کے موضوع پر کہا ”حکومت برطانیہ ہندو مسلم اختلافات کا عذر رکھ کر اپنی ذمہ داری سے گریز نہیں کر سکتی جنگ کے دوران میں برطانیہ اپنی بہت سی مشکلات کا حل دریافت کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ کیا ہندوستان کی آزادی ہی ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا حل دریافت کرنے سے برطانیہ عاجز ہے؟ بے شک یہ مسئلہ مشکل ہے لیکن برطانیہ کا تدبر اس مشکل کا حل تجویز کرنے سے عاجز نہیں ہونا چاہئے۔ اگر ہندو مسلم اختلاف ہی اس مسئلے کے حل کرنے میں سب سے بڑی روک ہے تو برطانیہ اپنی نیک نیتی کا ثبوت اس واضح اعلان سے پیش کر سکتا ہے کہ اگر فلاں تاریخ تک ہندوستان کی طرف سے ہندو مسلم اختلافات کا متفقہ حل تجویز نہ کیا گیا تو حکومت برطانیہ اپنی طرف سے ایک قرین انصاف حل تجویز کر کے اس کی بنیاد پر ہندوستان کیلئے ایک ایسا آئین وضع کر دے گی جس کی رُو سے ہندوستان کو نو آبادیات کا درجہ حاصل ہو جائے گا یہ آئین عارضی ہو گا جونہی مستقل آئین پر فرقہ وارانہ اختلافات رفع ہو کر اتفاق ہو جائے گا پارلیمنٹ متفقہ دستور کے مطابق آئین وضع کر دے گی اور اسے رائج کر دیا جائے گا اس اعلان کے نتیجے میں ہندوستان بلکہ ساری دنیا برطانیہ کی حسن نیّت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گی“۔ (ٹرانسفر آف پاور صفحہ ۶۴۳۔ ۵۔۴۔۲۔۱۱) (تحدیث نعمت صفحہ ۴۸۲)

آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی اس مدلل و مسکت تجویز کے سامنے انگریز حکام لاجواب رہ گئے۔ یہاں تک کہ لارڈ سائمن لارڈ چانسلر نے چوہدری صاحب سے کہا کہ آپ کی اس تجویز کے متعلق میں آپ سے تفصیلی گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ لبرل پارٹی کے لیڈر مسٹر کلیمنٹ ڈیوس نے کہا۔ مبارک ہو تمہاری تقریروں کے نتیجے میں کیبنٹ کے زور دینے پر وائسرائے ہند لارڈ ویول کو مشورے کیلئے لنڈن بلایا گیا ہے۔

(تحدیث نعمت صفحہ ۴۸۳)

”ٹرانسفر آف پاور“ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت چوہدری صاحب کی کامن ویلتھ اجلاس کی تقریروں کے بعد برطانیہ کے سرکاری حلقوں میں ایک کھلبلی مچ گئی۔ مسٹر ایمریس سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا و برما نے وائسرائے ہند لارڈ ویول کو جو پرائیویٹ اور خفیہ خط لکھا اس میں چوہدری صاحب کے متعلق لکھا کہ آپ دولت مشترکہ کے اجلاس میں Out Spoken یعنی سب سے نمایاں اور ممتاز رہے ہیں آپ کی تجویز اور آزادیٔ ہند کے بارے میں آپ کی حریت پرور مطالبے کے لئے Rather Outspoken Demand کے الفاظ استعمال کئے یعنی چوہدری صاحب نے بے باکی کے ساتھ بے لاگ اور کھرے کھرے مطالبے کئے۔

(ٹرانسفر آف پاور جلد نمبر ۵ نوٹ نمبر (خفیہ) ۲۹۱ پر ۵۰۱) بحوالہ اقبال اور احمدیت صفحہ۔ ۲۳ مولفہ شیخ عبد الماجد)

بالآخر برطانوی حکومت نے وائسرائے ہند کو انگلستان طلب کیا اور وہ ۲۳/ مارچ ۱۹۴۵ء کو انگلستان پہنچے اور ۷۲ دن تک سرکاری ارباب حل و عقد کے ساتھ مذاکرات کر کے ۴/ جون کو واپس دہلی لوٹے۔

مسٹر ویول کے ۲۳/ مارچ کو لنڈن پہنچنے پر ۲۴/ مارچ کو وار کابینہ کا اجلاس زیر صدارت لارڈ ایٹلی ہوا اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تجویز زیر غور آئی۔

(دیکھو اجلاس ۲۴/ مارچ ۱۹۴۵ء نوٹ نمبر ۳۲۷ نیز اجلاس نمبر ۵ اور کابینہ انڈیا کمیٹی مورخہ ۲۹/ مارچ نوٹ نمبر ۳۴۸)

وہ حضرات جو وار کمیٹی کے اجلاس میں حضرت چوہدری صاحب کی تجاویز پر غور کیلئے مقرر تھے ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

۱- مسٹر سی۔ آر۔ ایٹلی C.R.Attlee لارڈ پریذیڈنٹ آف دی کونسل ایٹ وار کیبنٹ (نائب وزیر اعظم)

۲- L.S.Amery سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا اینڈ برما

(باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

امن کی حالت میں جو پناہ مانگتا ہے اسے مصیبت کے وقت ضرور پناہ دی جاتی ہے۔

اب وقت آگیا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بنائی ہوئی کشتی میں سوار ہو جائیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۸ر اگست ۱۹۹۷ء بمطابق ۸ر ظہور ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

واتل عليهم نبا نوحٍ اذ قال لقومه يٰقوم ان كان كبر عليكم مقامى و تذكيرى
باٰيٰتِ الله فعلى الله توكلت فاجمعوآ امركم و شركآء كم
ثم لايكن امركم عليكم غمةً ثمّ اقضوآ اليّ ولاتنظرون -

(سورہ یونس آیت ۷۲)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے تو انہیں نوح کا حال بھی سنا کہ جب اس نے اپنی قوم سے کہا ﴿ان كان كبر عليكم مقامى﴾ اگر تمہیں میرا مرتبہ اور مقام بوجھل لگتا ہے، تم پر بھاری ہے ﴿و تذكيرى باٰيٰت الله﴾ اور اللہ تعالیٰ کی آیات سے تمہیں نصیحتیں سنانا تمہارے لئے مشکل ہے ﴿فعلى الله توكلت فاجمعوآ امركم﴾ پس یاد رکھو کہ تمہارا جو بھی جواب ہو منفی ہو یا مثبت، یہ تشریحی ترجمہ ہے، مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں کیونکہ ﴿على الله توكلت﴾ میری ساری کوشش میں میرا توکل صرف اللہ پر ہے ﴿فاجمعوآ امركم و شركآء كم﴾ پس تم اپنے معاملات کو جو بھی تم میں طاقتیں ہیں ان کو اکٹھا کر لو۔ ﴿امركم﴾ میں معاملات بھی ہیں اور POWER طاقت کے معنے بھی رکھتا ہے۔ پس ان معنوں سے اس کا مطلب یہ بنے گا تم اپنی ساری طاقتیں اکٹھی کر لو ﴿و شركآء كم﴾ اور اپنے شریکوں کو بھی بلا لو ﴿ثم لايكن امركم عليكم غمةً﴾ یہاں تک کہ تم پر تمہاری کوئی بات بھی مشتبہ نہ رہے۔ یہ وہم نہ رہے کہ وہ طاقت بھی ہمارے پاس تھی وہ طاقت بھی ہمارے پاس تھی وہ بھی ہمارا شریک تھا وہ ہماری مدد کے لئے آسکتا تھا وہ بھی آسکتا تھا، سب کو بلا لو یہاں تک کہ کوئی دور کا امکان بھی باقی نہ رہے کہ تم کچھ کر سکتے تھے جو نہ کر سکے ہو۔ یہ سب کچھ کرو ﴿ثمّ اقضوآ اليّ ولاتنظرون﴾ پھر جو کچھ تم نے مجھ پر نافذ کرنا ہے یا جو کچھ تم نے کر گذرنا ہے کر گذرو اور مجھے مہلت نہ دو۔

یہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا۔ یہ اعلان کر دے اب ایسا وقت آگیا ہے کہ جب تقدیر الٰہی فیصلہ کرے گی۔ تمہاری ساری طاقتیں مجتمع ہونے کے باوجود یقیناً ناکام اور نامراد ہوں گی اور تم میرا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکو گے۔ یہ ایک ایسے اللہ کے نبی کا چیلنج تھا جو تنہا تھا جس کے ساتھ چند ایسے لوگ اکٹھے ہو گئے تھے جن کو قوم کی نظریں نیچا دیکھ رہی تھیں انہیں گھٹیا سمجھتے تھے جیسے پنجاب میں غلط مشہور ہے 'کمی کاری' اسی قسم کے کچھ لوگ تھے جو حضرت نوح کے گرد اکٹھے ہوئے اور ساری قوم نے ان کو رد کیا اور تحقیر سے اور تمسخر سے ان کو دیکھا کہ یہ لوگ ہیں جو نوح کے گرد اکٹھے ہو گئے ہیں۔ یہ حال تھا اور دعوے اتنے بڑے بڑے، چیلنج اتنا عظیم الشان کہ آدمی کو لڑکھڑا دیتا ہے یہ چیلنج۔ کمزور، نہتا، بے بس انسان لکڑیاں اکٹھی کر رہا ہے ان میں میخیں ٹھونک رہا ہے اور دعویٰ یہ ہے کہ تم سارے اکٹھے ہو جاؤ جو کچھ کر گذرنا ہے کر گذرو۔ یاد رکھیں کہ حضرت نوحؑ کا یہ اعلان کشتی کے مکمل ہونے اور کشتی پر سوار ہونے سے پہلے کا اعلان ہے ورنہ کشتی پہ چڑھ کے تو آپ نے قوم کو یہ آواز نہیں دی تھی۔ جب قوم سب کچھ کر سکتی تھی حضرت نوحؑ قوم کے سامنے نہتے اور بے بس بیٹھے ہوئے تھے اس وقت یہ اعلان تھا کہ جو کچھ تم نے کرنا ہے کر گذرو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اب جماعت احمدیہ کو بھی وہی حیثیت حاصل ہے جو ایک زمانے میں حضرت نوحؑ کو حاصل تھی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کشتی نوح بنانے کا جو حکم تھا وہ اسی غرض سے تھا اور کشتی نوح بنانے والے نے یہ اعلان کیا تھا کہ تم جو چاہو اکٹھے کر لو۔ ناک رگڑ لو، تمہاری پیشانیاں گھس جائیں روتے روتے آنکھوں کے حلقے گل جائیں مگر یاد رکھو تم جو کچھ بھی کر سکتے ہو سب کرو میرا بال بیکا نہیں کر سکو گے میں ضرور بڑھوں گا اور ضرور پھیلوں گا یہاں تک کہ قومیں مجھ سے برکت پائیں گی۔ یہ اعلان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ اس اعلان کو حضرت نوحؑ کے اس اعلان سے ملا کر دیکھیں بعینہ وہی بات ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کشتی بنانے کا حکم تھا اور وہ کشتی کیا تھی اس سلسلے میں کچھ پہلے بھی میں عرض کر چکا ہوں، کچھ اب بھی کروں گا، کچھ آئندہ بھی یہ باتیں ہوتی رہیں گی **مگر یہ وقت آگیا ہے کہ ہم سب کشتی میں سوار ہوں۔ اس کشتی میں سوار ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنائی ہے اور جس کشتی کے متعلق حفاظت کا وعدہ ہے۔ کوئی دنیا کی طاقت آپ کو ذرہ بھر بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی اگر آپ اس کشتی میں سوار ہوں اور وہ سارے آپ کی نظر کے سامنے دیکھتے دیکھتے ایک کے بعد دوسرا ڈوبتے چلے جائیں گے۔ یہ وہ تقدیر ہے جس کو تبدیل کرنے کی دنیا میں طاقت نہیں۔** یہ وہ تقدیر ہے جس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے مباہلے کا چیلنج دیا تھا۔ اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس سال جو عظیم الشان کامیابیاں جماعت کو حاصل ہوئی ہیں وہ کچھ آپ نے اپنی آنکھوں سے جلسہ سالانہ پر مشاہدہ کر لیں، کچھ اپنے کانوں سے سن لیں، کچھ اور بھی ہیں جن کا ذکر سال بھر چلتا رہے گا۔

اور ان کامیابیوں کے مقابل پر جو ذلت اور توہین، اہانت نصیب ہوئی ہے وہ ناقابل بیان ہے اس قدر بے بس ہو چکے ہیں کہ اس کا ذکر کرتے ہوئے بھی ان کی جان نکلتی ہے۔ آئیں بائیں شائیں، الٹ پلٹ بیان دے رہے ہیں اخبارات میں ان کے بیان اٹھا کر دیکھ لیں۔ جنگ کے بعض صفحات لمبی لمبی داڑھیوں سے کالے ہوئے ہوں گے، کئی قسم کی چادریں سروں پہ اوڑھی ہوئی ہوں گی، کئی قسم کے ٹوپ لگائے ہوں گے مگر شاذ ہی کوئی ایسا ہوتا ہو جو ان کو دیکھے بھی ورنہ کسی کو کیا مصیبت پڑی ہے ان کو غور سے دیکھے ان میں تلاش کرے کہ کون سا مولوی ہے جس کا چہرہ میں نے دیکھنا ہے۔ ان کے بیانات بڑے بڑے آپ پڑھیں گے سخت بے چین ہیں، سخت بے قرار ہیں بڑی بڑی مجالس کے نام پر ایک دو چار سو آدمیوں کو مخاطب ہوتے ہیں اور بڑے بلند بانگ دعاوی کرتے ہیں کہ ہم نے احمدیت کو شکست دیدی۔ کیسے شکست دی؟ کہاں دی؟ اس شکست کے کچھ آثار تو دکھاؤ۔ دنیا کے کس ملک میں دی؟ آپ ساری نظر کل عالم پر دوڑا کے دیکھ لیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ احمدیت کامیابیوں کے بعد کامیابیوں کے سفر کر رہی ہے۔ ہر فتح کے بعد ایک اور فتح نصیب ہو رہی ہے لیکن یہ لوگ چھاتی پیٹ رہے ہیں اور مونہہ سے یہ کہتے چلے جا رہے ہیں کہ ہم نے ہرا دیا، ہم نے ہرا دیا۔ عجیب حالت ہے کہ مار تم کھا رہے ہو، تمہارے حواس باختہ ہو رہے ہیں، بات کرنے کا سلیقہ بھول گئے ہو، نہ منطق رہی نہ دلیل اور کبھی ایک طرف پناہ لینے کی کوشش کرتے ہو کبھی دوسری طرف پناہ

لینے کی کوشش کرتے ہو اور جو حالات ظاہر ہو رہے ہیں ان پر کوئی بس نہیں ہے تمہارا- تم مونہہ سے یہ کہتے چلے جا رہے ہو کہ ہم نے احمدیت کو شکست دی، عبرتناک شکست دی، سب دنیا سے اس کے پاؤں اکھاڑ دیئے- پتہ نہیں پاؤں اکھیڑنا یہ کس چیز کو کہتے ہیں-

جہاں تک ان باتوں کا تعلق ہے یہ تو آپ دن بدن دیکھیں گے کہ ہمیشہ یہ اپنی ذلتوں اور نامرادیوں کے اعتراف میں بڑھتے چلے جائیں گے لیکن ان کا اعتراف اور طریقے سے ہوتا ہے- ان کے اعتراف میں بھی ایک بے اعترافی پائی جاتی ہے- کبھی مونہہ سے ایک بات نکل جاتی ہے کبھی دوسری بات نکل جاتی ہے، اعتراف ان کو کرنا پڑتا ہے- منظور چنیوٹی نے یہ اعلان کیا یہاں ایک موقع پر اسی سال کے حصوں میں کہ دیکھو جب میں نے ان کو نکالا تھا پاکستان سے اس وقت ان کی کیا حیثیت تھی اب یہ سب دنیا میں پھیل گئے ہیں- اندازہ کرو کہ اعتراف کرنے کے بھی طریقے ہوتے ہیں کہ دیکھ لو سب دنیا میں پھیل گئے ہیں- مجھے پیسے دو تاکہ میں ان کا علاج کروں- پیسے تمہیں دو- جس طرح پہلے پیسے برباد ہوئے، تمہاری اپنی جائیدادوں میں تبدیل ہو گئے، لوگوں کے قبرستان تم نے خرید لئے، ان پر چڑھ دوڑے باقی پیسے دے کر تمہارا کیا بنے گا یہی کچھ ہوگا- لیکن سب دنیا کی طاقتیں بھی تمہیں پیسے دیں تو ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے- ناممکن ہے- ذلت پر ذلت کی مار تم پر پڑتی چلی جائے گی اور یہ تقدیر ہے جو تم تبدیل نہیں کر سکتے-

یہ ضمناً میں نے ذکر کیا ہے ورنہ اس منحوس شخص کا نام لینا بھی مجھے گوارا نہیں تھا کیونکہ جب اس کا نام لے لوں تو فخر سے کہتا ہے دیکھو میرا نام لیا جا رہا ہے- یہ اعلان کرتا پھرتا ہے میری شان دیکھو میرا نام میرزا طاہر احمد لے رہا ہے- عجیب و غریب حماقتوں کی پوٹ ہے یہ شخص، اور ذلت اور رسوائی کی جس کو شرم کا نام نہیں آتا- کسی معاملے میں شرم و حیا نہیں- بار بار سمجھایا جا چکا ہے کہ تمہیں تو مر جانا چاہئے تھا، تمہیں تو پھانسی لگ جانا چاہئے تھا، تم اپنے اقرار کی رو سے پھانسی لگ چکے ہو اور اب بول رہے ہو- بہرحال یہ ذکر ایسا نہیں کہ جس پلید ذکر کو زیادہ بڑھایا جائے صرف اشارۃً میں نے جو کہنا تھا وہ کہہ دیا ہے-

میں آپکو سمجھانا چاہتا ہوں کہ کامیابیوں کے بطن سے ضرور حسد پیدا ہوتے ہیں اور کامیابیوں کے نتیجے میں مومنوں کو جو خدا تعالیٰ نے نصیحت فرمائی ہے وہ اس دعا کی نصیحت ہے ﴿و من شرّ حاسدٍ اذا حسد﴾ تم اللہ تعالیٰ سے حاسد کے حسد سے اس وقت پناہ مانگو جب وہ حسد کرے- میں نے ایک دفعہ درس قرآن میں یہ بات تفصیل سے بیان کی تھی کہ اس آیت میں عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ بار بار تمہیں ایسے مواقع نصیب ہوتے رہیں گے کہ جب دشمن کو حسد کا موقع ملے گا- حسد ایک ایسی چیز بھی ہے جو ہمیشہ رہتی ہے مگر حاسد جب حسد کرتا ہے وہ ہمیشہ کسی بڑی کامیابی کو دیکھ کر حسد کرتا ہے- اس حسد کا اظہار ایک مکر کی صورت میں، ایک شرارت کی صورت میں ہمیشہ ایک کامیابی کے نتیجے میں ظاہر ہوا کرتا ہے- اسی لئے قرآن کریم نے اس گہرے مضمون کو یوں بیان فرمایا ﴿و من شرّ حاسدٍ اذا حسد﴾- ورنہ ایک انسان کا کلام ہوتا ہے تو ﴿من شرّ حاسدٍ﴾ پر ہی بات ختم ہو جاتی کہ حاسد کے شر سے بچو- لیکن ﴿اذا حسد﴾ صاف بتا رہا کہ ایسے مواقع آئیں گے حاسد کی زندگی میں کہ اس کو آگ لگ جائے گی بے قرار ہو جائے گا، بے چین ہو جائے گا وہ کسی طرح اپنی ذلتوں کا بدلہ اتارنا چاہے گا، کسی طرح تمہاری فتح کو تمہاری شکست میں تبدیل کرنا چاہے گا- یہ وہ موقع ہے جب خصوصیت کے ساتھ تمہیں اللہ کی پناہ میں آنا چاہئے ﴿و من شرّ حاسدٍ اذا حسد﴾-

اس وقت دنیا میں یہی ہو رہا ہے ہر طرف بڑی بڑی طاقتیں بھی ان میں پاکستان بڑی سختی سے ملوث ہے، **سعودی عرب میں ایک باقاعدہ سیل قائم ہے** جس کا نام انہوں نے رابطہ عالم اسلامی کا بنا رکھا ہے اس کا سربراہ ایک ایسا شخص ہے جو خود حسد کی پیداوار ہے- ڈاکٹر عبدالسلام سے ساری عمر اس شخص کو شدید حسد رہا اور ابھی بھی وہ اس آگ میں جل رہا ہے، کچھ نہیں کر سکتا- وہ اس رابطہ عالم اسلامی کا سربراہ بنا ہوا ہے- **کویت میں اس کا دفتر ہے** وہیں دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کے نمائندے بھی بیٹھے ہوئے ہیں جو ان کے کانوں میں ایسی باتیں پھونکتے ہیں ایسی ہلکی ہلکی آوازیں دیتے چلے جاتے ہیں جو ان کو اور شرارتوں پر اکساتی چلی جاتی ہیں- یہ ایک تفصیل ہے جس میں میں جانا نہیں چاہتا مگر ہمیں ہر لمحہ لحہ کی خبر ہے جس طرح وہ چالاکیاں کرتے ہیں، جس طرح وہ اکٹھے ہوتے ہیں، کہاں سے ایمبیسیڈر تبدیل کر کے کن کو لایا جاتا ہے، کیا ان کو ہدایتیں ملتی ہیں غرضیکہ یہ ساری شرارت کی کوششیں اس وقت پہلے سے بہت زیادہ تیزی کے ساتھ جاری ہیں- افریقہ نے ان کو آگ لگا دی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ افریقہ ان کو مزید آگ لگاتا چلا جائے گا کیونکہ افریقن دماغ خدا کے فضل سے معتدل ہے- افریقن دماغ میں انصاف پایا جاتا ہے میں بارہا پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ افریقن میں اگرچہ ظاہری طور پر کرپشن بھی ہے مگر اندرونی طور پر گہری کرپشن نہیں اور اس سلسلے میں میں تفصیل سے اگر آپ کو تجزیہ کر کے دکھاؤں، غالباً پہلے کر بھی چکا ہوں تو آپ تسلیم کریں گے کہ واقعۃً اس کی جلد کالی ہے مگر اندر سے سفید ہے-

افریقن کا دل روشن ہے، ضمیر روشن ہے اور اس وجہ سے جب بھی احمدیت کے خلاف وہاں سازشیں ہوئیں تو افریقن لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بالکل سختی سے ان کو رد کر دیا- گھانا کی ایک مثال ہے جس میں بارہا دشمن نے کوششیں کیں، شرارتیں کیں، میٹنگیں بلائی گئیں اسی رابطہ عالم اسلامی کے تحت مصر میں ایک دفعہ میٹنگ بلائی گئی اور افریقہ میں خصوصیت سے گھانا کو اس بات پر اکسایا گیا کہ احمدیت کے خلاف اٹھ کھڑا ہو لیکن گھانا کی جوتی کو بھی اس کی پرواہ نہیں- افریقن کا ایک کردار ہے وہ یہ ہے کہ اگر منطق کی بات کرو تو ان کو بات سمجھ آتی ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ مذہب کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے- افریقہ کی بھی ایک تاریخ ہے جو اسی مرکزی نقطے کے گرد بنی گئی ہے-

تمام افریقہ کی تاریخ میں آپ کو مذہبی طور پر یہ بنیادی بات دکھائی دے گی کہ افریقہ کے ایک گھر میں کرسچینز بھی ہیں، بے مذہب بھی ہیں جن کو مختلف نام دیئے جاتے ہیں مگر حقیقت میں وہ بت پرست نہیں ہوا کرتے- ضروری نہیں کہ سب بت پرست ہوں دہریہ، بے خدا لوگ، ہر قسم کے لوگ اس میں شامل ہیں جن کو PAGAN کہا جاتا ہے اور یہودی بھی ہیں مسلمان بھی ہیں- ایک گھر میں سب بس رہے ہیں- کسی کا ایک رشتے دار کچھ اور مذہب سے تعلق رکھتا ہے کسی کا ایک رشتے دار کسی اور مذہب سے تعلق رکھتا ہے مذہب کی بناء پر خصوصیت سے گھانا نے فساد کو برداشت نہیں کیا اور اگر فساد برپا کئے گئے ہیں تو شمال میں ارادۃً کئے گئے ہیں اور اکثر ایسے فسادات مسلمان کو مسلمان سے لڑانے والے فسادات تھے- بہرحال میں آپ کو مختصراً افریقہ کا مزاج سمجھا رہا ہوں یہاں اگر مذہب کے نام پر فساد آیا ہے تو شمال سے نیچے اترا ہے جہاں بعض بگڑے ہوئے مسلمان علماء نے مذہب میں دخل اندازی شروع کی اور خود خدا بن بیٹھے- سارے افریقہ میں جہاں بھی مذہب کے نام پر فساد آیا ہے شمال سے بھی صحرا کے پار نیچے اترا ہے یعنی افریقہ کا اپنا مزاج یہ نہیں ہے اور اس بات پر افریقہ فخر کرتا ہے کہ ہم مذہب کو خدا پر چھوڑتے ہیں اور حکومت کے معاملات اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں-

یہی وجہ ہے کہ ساری تاریخ میں یعنی احمدیت کی جو بھی تاریخ افریقہ میں بنی ہے ایک بات وہاں کے سربراہوں نے بھی اور دانشوروں نے بھی بڑے زور سے کہی اور تسلیم کی اور بار بار یہ کہا کہ **احمدیہ جماعت مذہب کے نام پر کوئی اختلاف پیدا نہیں کرتی- بار بار یہ تسلیم کیا کہ احمدیہ جماعت نہ مذہب کے نام پر دوسرے مذہبی فرقوں سے افتراق کر کے ان کے خلاف کسی قسم کی اشتعال انگیزی کرتی ہے نہ یہ جماعت سیاست میں دخل دیتی ہے اور سیاست کو اپنے ڈھب پر لانے کی کوشش کرتی ہے- ایسی جماعت ہے جو خدمت کر رہی ہے اور جہاں ان کا رسوخ بڑھتا ہے وہاں بھی سیاست پر اثر انداز نہیں ہوتی اور وہاں بھی جو دوسری قومیں آہستہ آہستہ ایک اقلیت میں تبدیل ہو رہی ہیں ان سے ان کا حسن سلوک جاری رہنا ہے- یہ جماعت احمدیہ کا کردار ہے جو افریقہ میں ابھرا ہے اور افریقہ نے اسے تسلیم کیا ہے-** تمام سربراہان حکومت اس بات کی عزت کرتے ہیں اور احمدی کو ہمیشہ عزت اور وقار کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ اس نے افریقہ میں ایک مثبت کردار ادا کیا ہے اور اپنے مذہب کو کبھی بھی فساد اور حقوق تلفی کے لئے استعمال نہیں کیا بلکہ ہمیشہ احمدی نے جب بھی وہ اچھا احمدی ثابت ہوا غیروں کی خدمت کی- مذہب سے بے نیاز ہو کر کہ کونسا کس کا مذہب ہے عیسائیوں کی خدمت کی، PAGANS کی خدمت کی ہر جگہ برابری کا سلوک کیا ہے-

یہ وہ ملک ہے جس میں اب **دشمن کی سازش ہے کہ وہاں مذہب کے نام پر اختلاف پیدا کرے اور یہ سازش پاکستان میں پنپی ہے اور کویت میں آکر آئل ڈالر کے ذریعے اس نے نئے رنگ پکڑے ہیں اور پورا زور لگایا جا رہا ہے، جو ایک دفعہ پہلے بھی لگایا گیا تھا، ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے کہ کسی طرح افریقہ کے ایک حصے کو ہم چھین لیں** اور گویا اس حصے کو پاکستان کا سیٹلائیٹ بنا دیا جائے- وہاں فساد

پہنچے اور وہاں سے پھر فساد ایکسپورٹ ہو باقی افریقہ کے نام ..... یہ سازش ہے جس کے متعلق میں جماعت کو آگاہ کرتے ہوئے یہ متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم نے ایسے ہی موقعوں کے لئے فرمایا ہے ﴿و من شرّ حاسدٍ اذا حسد﴾ جب بھی حاسد حسد کرے گا اس وقت تم خدا کی پناہ میں آنا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ **ہماری تو ایک ہی پناہ ہے وہ خدا ہی کی پناہ ہے مگر شعوری طور پر خدا کی پناہ میں آنا ایک اور معنے بھی رکھتا ہے** - خدا کی پناہ تو ہر شخص مانگتا ہے جب کسی کو مصیبت پڑے، جب کشتیاں ڈوب رہی ہوں انسان کہتا ہے میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں یہاں تک کہ دہریے بھی خدا کی پناہ مانگنے لگتے ہیں مگر وہ پناہ مل بھی جائے تو فائدہ نہیں دیتی۔ یہاں، جس خدا کی پناہ میں آنے کا تعلق ہے وہاں وہ تمام امور حسد پیدا کرتے ہیں: وہ نعمت کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتے ہیں اور ان نعمتوں کا انکار انسان کر ہی نہیں سکتا اور ان نعمتوں کے ساتھ یہ فساد چمٹے ہوئے ہیں، حسد چمٹا ہوا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں نعمتیں عطا کروں گا تمہارے مراتب بڑھاتا چلا جاؤں گا۔ ایک حالت سے تم دوسری حالت کی طرف ترقی کرو گے اس وقت اگر دشمن تمہیں تنگ کرے اور تمہارے خلاف منصوبے بنائے تو زچ نہ ہونا۔ یہ نہ سمجھنا کہ اللہ نے ایک ایسی نعمت عطا کی کہ اس کے ساتھ ایک اور مصیبت آگئی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم خدا کی پناہ میں آؤ اور ان نعمتوں کی حفاظت خدا سے چاہو، جو نعمتیں عطا کرنے والا ہے وہ جانتا ہے کہ ان نعمتوں کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے۔ مگر خدا کی پناہ میں آنے کا معنی کشتی نوح میں آنا ہے کیونکہ یہ آیت جو میں نے آپ کے سامنے پڑھی یہ خلاصہ ہے خدا کی پناہ کا۔ ایک کشتی بنائی جارہی ہے جو تباہی سے پہلے بنائی جارہی ہے اور یہ بھی ایک اہم مضمون ہے جو میں آپ کے سامنے کھولنا چاہتا ہوں۔ مومن جب خدا کی پناہ میں آتا ہے تو مصیبت کے وقت نہیں آتا، مصیبت سے پہلے آتا ہے۔ حضرت نوحؑ جب خدا کی پناہ میں آئے اور آپ کے ماننے والے جب خدا کی پناہ میں آئے تو مصیبت کا کوئی تصور بھی نہیں تھا دور نزدیک کہیں اور مصیبت دکھائی نہیں دیتی تھی اس لئے خدا کی غیب کی طاقتوں پر ایمان رکھنے والے ہی تھے جو خدا کی خاطر پناہ مانگ رہے تھے اور پناہ میں آرہے تھے اس کے لئے محنت کر رہے تھے جبکہ دشمن کو ایسا کوئی عذاب کہیں دور نزدیک دکھائی نہیں دیتا تھا۔

تو سب سے پہلے اہم بات یہ ہے کہ جب آپ امن میں ہوں اس وقت یہ جانتے ہوئے کہ ﴿من شر حاسدٍ اذا حسد﴾ کا مضمون آپ کی خاطر ایک نئے رنگ میں ظاہر ہوگا اس وقت خدا کی پناہ میں آئیں، اس وقت خدا سے پناہیں مانگیں امن کی حالت میں اور **امن کی حالت میں جو پناہ مانگتا ہے اسے مصیبت کے وقت ضرور پناہ دی جاتی ہے اور جو امن کی حالت میں پناہ نہیں مانگتا مصیبت کے وقت اسے کوئی پناہ نہیں ملتی۔**

پس اب اپنی حالت کو اس پہلو سے درست کرو اور ہر جگہ ہمیں اس کی ضرورت ہے کیونکہ افریقہ کی ایک مثال میں نے آپ کو دی تھی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جہاں بھی احمدیت ترقی کرے گی وہاں حسد نے ضرور زور مارنا ہے۔ یہ خیال دل سے نکال دیں کہ ترقی یافتہ ملکوں میں حسد پیدا نہیں ہوگا۔ دنیا کے جتنے ترقی یافتہ ملک ہیں ان میں حسد اس لئے پیدا نہیں ہوتا کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ، وہ آپ کو اس سے بھی زیادہ حقیر دیکھتے ہیں، ایک مچھر کے پر سے بھی زیادہ آپ کو حقیر دیکھتے ہیں۔ تعریف کرتے ہیں تو یہ ان کی شرافت اور CIVILISED VALUES جن کو وہ کہتے ہیں یعنی تہذیب اور تمدن کے تقاضے ہیں۔ وہ کمزور چھوٹے چھوٹے آدمی جو گرے پڑے ہیں بے چارے ان کی اچھی باتیں دیکھو تو ان کی تعریف کر دیا کرو لیکن یہی تعریف خطرناک غیظ و غضب میں تبدیل ہو سکتی ہے اگر یہ سمجھیں کہ یہ ہمارا مستقبل بن رہے ہیں وہ اٹھ کر اوپر آرہے ہیں یہ ہماری قوم کو اپنے رنگ میں تبدیل کرنے والے ہیں۔ یہ بھی ایک ایسا واقعہ ہے کہ جس پر آیت ﴿حاسدٍ اذا حسد﴾ اطلاق پاتی ہے اور اگرچہ ابھی آپ کو نظر نہیں آرہی مگر آئندہ نظر آجائے گی۔

پس آج وقت ہے کہ اللہ کی پناہ میں آجائیں اور اللہ کی پناہ کی خاطر اس کشتی کی تعمیر شروع کریں جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے میں نے آپ کے سامنے کیا ہے۔ جتنے میرے خطبات ہیں اب تک وہ اسی مضمون سے تعلق رکھتے ہیں۔ کس طرح آپ خدا کے ہو جائیں اور خدا ہی کے ہو جائیں اسی پر توکل کریں اسی پر ہر امید ہو۔ ہر فضل سمجھیں کہ اس کی طرف سے آیا ہے ہر فضل سمجھیں کہ اسی کی حفاظت میں رہے گا تو فضل رہے گا ورنہ ضائع ہو جائے گا۔ جیسے آسمان کا پانی اترتا ہے تو اسے سنبھالا جاتا ہے خدا کے فضل بھی آپ کے شکر کے کٹوروں میں سنبھالے جائیں گے۔ یہ سارے امور اب کرنے والے ہیں اور وہ افریقہ جہاں یہ شرارت ابھی نہیں پہنچی اس **افریقہ کو مخاطب کرکے میں کہتا ہوں کہ تم بھی اپنے آپ کو اب تیار کرو اور بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل تمہیں سنبھال کر پھر مزید ترقیات عطا فرماتا چلا جائے یہاں تک کہ ہر حسد کی گود سے ایسے خدا کے فضل پھوٹیں جو مزید حسد کا مطالبہ کرتے ہوں اور یہ سلسلہ لامتناہی ہے ان لوگوں کے لئے جو شکر گزار بندے ہیں جو وقت کے اندر خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔**

چنانچہ حضرت نوحؑ کے الفاظ میں ہم ان سب لوگوں کو مخاطب کر کے یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ تمہارے بس میں ہے کر گذرو۔ اپنے پیادہ بھی چڑھالاؤ، اپنے سوار بھی دوڑاؤ، ہمیں ہر طرف سے گھیرنے کی کوشش کرو ہمارے سارے رستے بند کرو مگر یاد رکھو کہ تمہارا انجام نوحؑ کی قوم کے انجام سے مختلف نہیں ہوگا۔ خدا کے امن کی کشتی میں اگر کوئی جماعت سوار ہوگی تو جماعت احمدیہ سوار ہوگی اور خدا کے امن کی کشتی میں جماعت احمدیہ سوار ہے کیونکہ کشتی بنانے سے پہلے ہی یہ سوار ہو چکی تھی۔ کشتی تو ایک ظاہری مثال تھی اگر حضرت نوحؑ کی جماعت پہلے ہی کشتی میں سوار نہ ہوتی تو ان کے لئے کشتی کوئی بھی کام نہ دیتی۔

پس ذرائع خدا بنائے گا اور جب خدا ذرائع بناتا ہے تو پھر مطلع فرماتا ہے کہ اس طرح بناؤ۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بچانے کا فیصلہ پہلے سے ہو چکا تھا۔ حضرت نوحؑ کے ساتھ جو لوگ امن میں آنے والے تھے ان کا فیصلہ پہلے سے ہو چکا تھا یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم حضرت نوحؑ کے متعلق فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ ساتھ ساتھ بتا رہا تھا کہ اس طرح کی کشتی بناؤ یہاں کیل ٹھونکو، یہاں یہ کام کرو وہاں وہ کام کرو۔ ﴿باعیننا﴾ وہ کشتی خدا کی آنکھوں کے سامنے بنائی جارہی تھی اور اس کی ہر تفصیل میں دخل دے رہا تھا۔ یہ معاملہ ہر شخص کے ساتھ ہمیشہ دہرایا نہیں جاتا مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ کشتی والے ہیں آپ بھی نوح ہیں اس لئے آپ کی خلافت کے طور پر اسی خلافت کی ساکھ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ مجھے بھی مطلع فرماتا رہتا ہے کہ یہ کام کرو اور وہ کام کرو۔ فلاں کام سے قوم کو پیچھے ہٹالو، فلاں کام کے لئے قوم کو آگے بڑھالو غرضیکہ **جتنی بھی نصیحتیں میں آپ کو کرتا ہوں میں ایک ذرہ بھی شک نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ نصیحتیں اترتی ہیں** اور ضروری نہیں کہ ظاہری الہام کی صورت میں اترتی ہوں۔ اس طرح آنکھیں کھلتی ہیں اس طرح دماغ کروٹیں بدلتا ہے کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے کہ میرے نفس کی تو یہ سوچ نہیں تھی یہ محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے کشتی نوح بنانے کے طریقے ہیں کہ کس طرح بنائی جاتی ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس طرح مجھے ہدایت دیتا ہے وہی میں آپ کی طرف منتقل کر دیتا ہوں مگر اپنی طرف سے نہیں، یقین رکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی میں۔ وہ رحمتیں جو سو سال پہلے مسیح موعود پر اتری تھیں وہ رحمتیں مسیح موعود کے نام کو دنیا پہ پھیلا دینے کے لئے، جب دنیا غرق ہو رہی ہو اس وقت آپ کی جماعت کو بچانے کے لئے اب پھر اتر رہی ہیں اور وجہ ہمارے آقا و مولا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں نہ میں ہوں نہ آپ ہیں۔ پس ہر گز میرے اس قول کو کسی نفسی بڑائی کا غلط معنی نہ پہنائیں۔ میرے نفس میں ایک ذرہ بھی بڑائی نہیں۔ **میں جانتا ہوں جو کچھ بھی خدا کی طرف سے آج مجھے سمجھایا جا رہا ہے اور آپ کی خاطر بتلایا جا رہا ہے وہ حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ**

M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700087 ☎ 2457133

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ 649-04524 ☎

والسلام ہی کی دعائیں اور آپ پر نازل ہونے والے فضل ہیں جو آنے والے وقت کے مطابق دوبارہ ایک نئی شکل میں ڈھالے جا رہے ہیں-

پس اس شرط کے ساتھ آپ اس مقام پر کھڑے ہیں جس سے ساری دنیا کو چیلنج دیں لیکن اس چیلنج کے وقت آپ کو یقین ہونا چاہئے- دنیا کو چیلنج دیں گے تو آپ مصیبت اور وبال نہیں سہیڑ لیں گے- چیلنج دینے والے کے لئے کچھ بات ہوتی ہے کوئی وجہ ہوتی ہے- جو چیلنج دیتا ہے وہ جانتا ہے کہ کون میری پشت پر ہے- وہ جانتا ہے کہ کون میری حفاظت کرے گا اس لئے یہ چیلنج کوئی عام چیلنج نہیں ہے- یہ چیلنج ایک عرفان کا چیلنج ہونا چاہئے- آپ جانتے ہوں کہ آپ اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا کر چکے ہیں جو حضرت نوحؑ کی کشتی پہ سوار ہونے کے لئے ضروری تھیں- وہ تبدیلیاں بھی کشتی ہیں- اصل میں کشتی کا ظاہر ار و نما ہونا ان کا ایک ذریعہ ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ وہ ذریعے خود ہی بتایا کرتا ہے مگر آپ اپنی ذات میں حضرت نوحؑ کی قوم یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اس زمانے کے نوح ہیں ان کی حقیقی قوم بننا سیکھ لیں پھر یقین کے ساتھ چیلنج دیں- بعض لوگ چیلنج کو دہراتے رہتے ہیں حالانکہ نہیں جانتے کہ اس چیلنج کو دہرانے کے لئے بھی انسان کے اندر کچھ تبدیلیاں ہونی ضروری ہیں- پس مباہلے کا جو میں نے چیلنج دیا تھا اس سلسلے میں کئی لوگوں نے اپنی طرف سے آگے چیلنج دینے شروع کر دیئے ان میں سے ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنے اندر کوئی پاک تبدیلی پیدا نہیں کی- پھر مجھے علم ہوا تو میں نے ان سے کہا کہ آپ کے اس چیلنج کا کوئی بھی فائدہ نہیں- اگر قسمت سے اگلا مر گیا تو وہ بھی اس چیلنج کا نتیجہ نہیں ہوگا- اگر قسمت سے آپ کی ٹانگ ٹوٹ جائے تو یہ بھی چیلنج کا نتیجہ نہیں ہوگا- دونوں طرف کچھ نہ ہو تو یہ بھی ٹھیک ہے عام حالات میں یہی متوقع ہے- **مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے علم پاکر ایک چیلنج دینا اور اس کی شرائط کو معین سامنے رکھنا یہ اللہ تعالیٰ اپنے مومنین کی جماعت کے سربراہ کو اس وقت سمجھاتا ہے جب اس کا وقت آئے اس لئے ہر کس و ناکس کا کام یہ نہیں ہے کہ اپنی طرف سے خواہ مخواہ چیلنج دیتا پھرے-** چنانچہ ایک صاحب نے چیلنج دیا اور اس میں یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تمہیں کچھ نہ ہوا تو میری احمدیت سے توبہ- اگر مجھے کچھ نہ ہوا تو تمہاری غیر احمدیت سے توبہ- اب یہ سمجھ نہیں آرہی کہ دونوں میں سے کون توبہ کرے دونوں ٹھیک ٹھاک ہیں، وہ غیر احمدیت سے توبہ کرے یا یہ احمدیت سے توبہ کرے-

تو خدا تعالیٰ کی طرف سے جو چیلنج اترا کرتے ہیں ان کو تخفیف کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے- غور سے اس مباہلہ کو پڑھیں، اس کے الفاظ پر غور کریں اور پھر جیسا کہا گیا ہے ویسا ہی دیں- اس میں یہ کب کہا گیا ہے کہ جو احمدی بھی اٹھ کر کسی کو یہ چیلنج دے دے گا وہ احمدی ایک مہینے کے اندر اندر اس شخص کی ذلت اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا- کہیں نہیں یہ لکھا ہوا- یا برعکس صورت ہو تو وہ اس احمدی کی ذلت اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا- تو نفس کی حماقتیں بعض دفعہ اس قسم کے الٰہی کاروبار میں کر دی جاتی ہیں اس کو کہتے ہیں "امنیہ" شیطان کی طرف سے دخل دیتی ہیں- حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کی تمناؤں میں "امنیہ" کا کوئی دخل نہیں ہے اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرماتا ہے- لیکن مومنوں کی حالت مختلف ہے- کئی مومن ایسے ہیں جن کی نیت نیک ہوتی ہے لیکن ان کی "امنیہ" اس کو "امیہ" کہتے ہیں نفس کی خواہش وہ الہامی فیصلے یا خدا تعالیٰ کے تقدیری فیصلے جو جاری ہو چکے ہوں ان میں وہ اپنی "امنیہ" تھوڑی سی اگل دیتے ہیں اور نتیجتاً وہ مضمون بدل جاتا ہے- چنانچہ جہاں بھی کسی نے ایسا کیا وہ مضمون بدلا ہے مگر کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ایک چیلنج دینے والے نے وہ مباہلے کا چیلنج من و عن اسی طرح دیا اور دوسرے نے پھر آگے سے تذلیل کی، دوسرے نے دھتکارا اور اس نے اپنے لئے ایک بدی طلب کی اس میں یہ دینے والا شامل نہیں ہوا- اس نے کہا تمہاری مرضی ہے جو چاہو اپنے متعلق بددعا کر لو، جو چاہو مجھ پر بددعا کر لو- جو کچھ ہمیں ملا ہے یہ پرچہ ہے اس پر غور کرو اور اگر اس کے مطابق تم چیلنج کو قبول کرتے ہو تو صرف ان باتوں پر صاد کرو جو بیان کی گئی ہیں لیکن اسے ذاتی چیلنج نہیں بنایا گیا، لینے والے نے ذاتی بنایا اور وہ چند دن یا چند مہینوں کے اندر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک غیر معمولی ذلت کی مار کا شکار بن گیا-

ایسے واقعات کثرت سے ہیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمارے چیلنج کی نوعیت بدل گئی ہے- یہ نوعیت ابھی بھی انفرادی نہیں ہے، قومی ہے- اور قومی طور پر جماعت کے ساتھ جو سلوک مقدر ہے وہ میں نے کھول کر بیان کر دیا ہے- ان کے ساتھ جو سلوک مقدر ہے وہ میں نے کھول کر بیان کر دیا ہے- یہ جو ان کی حالت ہو رہی ہے اس پر یہ بہت بے چین ہیں- ذلتوں کی ایسی مار پڑ رہی ہے جس کا کوئی علاج ہی نہیں ہے ان کے پاس- کثرت کے ساتھ ایک دوسرے کے اوپر ظلم و تعدی کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں مڑ کے نہیں دیکھتے- اور ان کو بتا بھی دیا جائے کہ دیکھو جماعت احمدیہ اس کو اپنے حق میں ایک صداقت کا نشان بیان کرے گی اس لئے رک جاؤ- یہ بھی کہتے پھرتے ہیں، ہمارے علم میں ہے، کہ اس بناء پر ان کی اتحاد کی مجالس بنائی گئیں کہ دیکھو یہ وقت نہیں ہے شرارتوں کا، جماعت احمدیہ کو ذلیل کرنے کی خاطر کچھ دیر کے لئے ایک دوسرے پر تعدی سے رک جاؤ تاکہ سال گذر جائے پھر دیکھیں گے- وہ ابھی یہ فیصلے کر کے جدا ہوتے ہیں کہ ایک دوسرے پر حملے شروع کر دیتے ہیں- اتنا قتل و غارت ہے اس وقت پاکستان میں کہ پاکستان کی تاریخ گواہ ہے کہ کبھی ایسا واقعہ پہلے نہیں ہوا اور اتنا ظلم اور اتنی تعدی ہے کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے دیکھ کر- چھوٹے بچوں کا اغواء، ان پر ظلم، ان کی ٹانگیں توڑ توڑ کے ان کو ریڑھوں پر فقیروں کی طرح لاد دینا، کوئی ایک ظلم ہو تو اس کی انسان بات کرے- کوئی حال ایسا نہیں ہے جو انسان کو غیر مسلم بنانے کے لئے کافی ہو جو انہوں نے اپنا نہ لیا ہو- ان کی شکلیں غیر مسلم ہو چکی ہیں، ان کا رہنا سہنا اٹھنا بیٹھنا غیر مسلم ہو چکا ہے ان کی دین سے تعلق کی باتیں غیر مسلم ہو چکی ہیں- کوئی پہلو بھی ایسا نہیں ہے غیر مسلم ہونے کا جو انہوں نے اپنی قوم پر اطلاق کر کے نہ دکھا دیا ہو اور نعرہ یہ لگا رہے ہیں کہ تم غیر مسلم ہو، ہم مسلم ہیں-

میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اگر ہم غیر مسلم ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ سچ بولتے ہیں، متحد ہیں، نیکیوں کو اپنا شعار بنا رکھا ہے- بجائے اس کے کہ لوگوں کے حق ماریں لوگوں کے حق دلانے کے لئے قربانیاں دیتے ہیں اور اپنی طرف سے بنی نوع انسان کے لئے خرچ کرتے ہیں اور ان کی ہمدردی جس طرح بھی ممکن ہے ہم عملاً ساری دنیا میں کر کے دکھا رہے ہیں، اگر یہ غیر مسلم کی تعریف ہے تو پھر تم باہر بیٹھے کیا کر رہے ہو- پھر چھوڑو اس اسلام کو جس نے مصیبتیں ڈالی ہوئی ہیں تم کو- ایسے غیر مسلم بن جاؤ جو خدا کی نگاہ میں عزت پائیں- نعوذ باللہ من ذلك، ایسے غیر مسلم بن جاؤ جیسے غیر مسلم محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ تھے جن میں وہ تمام صفات پائی جاتی تھیں جو آج جماعت احمدیہ میں پائی جاتی ہیں- ان پر وہ سارے مظالم توڑے جاتے تھے جو آج جماعت احمدیہ پر توڑے جاتے ہیں اور ہر حال میں وہ ثابت قدم رہے اور ہر حال میں نیکی کو ترویج دی-

یہ ایسی شکل ہے جماعت احمدیہ کی جس کے نقوش تم تبدیل نہیں کر سکتے- ہے طاقت تو کر کے دکھاؤ- اور یہی حسین نقوش والی جماعت احمدیہ ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نقش قدم پر ہے جسے ساری دنیا میں غلبہ نصیب ہو رہا ہے- پس غلبے کا حال تو تمہارے اندر موجود نہیں- ذلیل اور مغلوب ہونے کی ساری باتیں تم نے سیکھ کر اپنا لی ہیں اور مونہہ سے غلبہ غلبہ کہتے جاتے ہو بالکل بے حقیقت اور بے معنی بات ہے- اس سلسلے میں قرآن کریم کی چند اور آیتیں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے، ہماری دعائیں آخر کیوں نہیں سنی جاتیں-

امر واقعہ یہ ہے کہ پاکستان کی قوم کیلئے اور مسلمانوں کیلئے عموماً کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جب ہم دعا نہ کرتے ہوں ہم ہمیشہ یہ دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بچالے- اللہ تعالیٰ ان کو ہر ہلاکت سے محفوظ رکھے ہر گراوٹ سے سنبھالے، اللہ تعالیٰ ان کو قعر مذلت سے نکال کر آسمان کی بلندیوں تک اٹھالے ہماری ہمیشہ یہ دعا ہوتی ہے مگر یہ مونہہ پھیرے ہوئے ہیں ﴿و اذآ انعمنا علی الانسان اعرض و نابجانبه﴾ یہ ان کا حال ہو گیا ہے- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب ہم انسان پر اپنی نعمت اتارتے ہیں تو ﴿اعرض و نابجانبه﴾ وہ مونہہ موڑتا ہے اور پہلو تہی کرتا ہے ہم سے، ان کو قبول کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتا- ایسے لوگوں کے حق میں دعائیں قبول نہیں کی جاتیں یہ مشکل ہے ایسے لوگوں کے حق میں انبیاء کی دعائیں بھی قبول نہیں کی جاتیں- ایسے لوگوں کے حق میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی دعائیں بھی قبول نہیں کی گئیں اور آپ کو بتادیا گیا ان بدبختوں کے حق میں تم دعا کرو گے تو قبول نہیں کی جائے گی- یہاں خدا کی وحدانیت اپنا جلوہ دکھاتی ہے و، نبیوں کو بھی کہتا ہے کہ تم قوم کی حالت نہیں بدل سکتے- نوح سے بھی یہی تو کہا تھا- حضرت نوحؑ کو بھی خدا نے جب آپ کو یہ پیغام دیا کہ اب قوم سے یہ کہہ دو، یہ بیان فرمادیا تھا کہ اب تمہارا قوم کو ڈرانا، ان کو سنبھالنا، ان کو چھپ چھپ کے پیغام دینا، ان کو ظاہر ظاہر میں پیغام دینا جو کچھ تمہارے بس میں تھا تم کر چکے اس قوم کو فائدہ نہیں دیا نہ آئندہ دے گا- اب جب فائدے کے سلسلے بند ہو چکے تب ہلاکت کی گھڑی آئی ہے اگر فائدے کے سلسلے جاری رہتے تو خدا تعالیٰ کبھی بھی ہلاکت کی گھڑی نہ لاتا-

مجھے ڈر ہے کہ یہ حضرت نوحؑ والا معاملہ اب ہماری آنکھوں کے سامنے رونما ہونے والا ہے- اس کیلئے فکر مند ہوں اور اس کیلئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان شیطانوں کو اپنے ماتحت چھوٹے شیطانوں پر اثر اندازی سے روک دے اب تو بڑے شیطان اور چھوٹے شیطانوں والی بات ہو گئی ہے کہیں بھی بھلائی دکھائی نہیں دیتی تلاش کر کے دیکھو شاذ کے طور پر کہیں بھلائی نظر آئے گی، ہوتی تو ہے دنیا میں ہر جگہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بھلائی دکھائی دیتی

ہے شاذ شاذ کے طور پر لوگ ابھر رہے ہیں اور وہ نیکی کی بات کرتے ہیں، مگر ساری قوم کا جو حال ہو چکا ہے اس کو تبدیل کرنے کی ان میں طاقت نہیں ہے۔

اس تعلق میں میں یہ آیات سورہ یونس ہی کی ۹۵ تا ۹۸ آپکے سامنے رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿فان کنت فی شكٍ مّمّآ انزلنآ الیك فسئل الّذین یقرء ون الکتاب من قبلك لقد جآء ك الحقّ من رّبّكَ فلا تکوننّ من الممترین﴾ دیکھو ایک حالت، ایک وقت تھا حضرت نوحؑ پر بھی آیا تھا جب قوم تبدیل نہیں ہو رہی تھی آنحضرت ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے تبدیل نہ ہونے کی وجہ سے اگر تجھے شک پیدا ہو اس بات پر جو ہم نے اتاری ہے تو ان لوگوں سے پوچھ کر دیکھ لے جن پر پہلے کتابیں اتاری گئی تھیں۔ مراد یہ ہے کہ ان لوگوں کا حال ہم تجھے پڑھ کر سناتے ہیں ان پر نظر ڈال اور ان میں سے بھی ایک نوحؑ کا بھی حال تھا۔ ﴿لقد جآء ك الحقّ من رّبّكَ﴾ ان کا ماننا یا نہ ماننا تیرے حق کی پہچان نہیں ہے تیرا حق تو لازماً اللہ ہی کی طرف سے ہے ﴿فلا تکوننّ من الممترین﴾ پس ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ آنحضرت ﷺ کے متعلق یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ زندگی کے کسی لمحے میں بھی آپ نے ان خدا تعالیٰ کی نازل فرمودہ پیشگوئیوں اور انعامات پر شک کیا ہو جو ہمیشہ آپؐ پر نازل ہوتی رہیں آپ خدا کے ساتھ ساتھ رہے ایک ذرہ بھی آپکی زندگی میں ان پر شک کا نہیں گذرا اسلئے یہ پیغام مسلمانوں کے نام ہے۔ انکے نام جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے۔ مخاطب رسول کو کیا جا رہا ہے مگر مراد وہ سب لوگ ہیں جن کو کبھی کبھی یہ گمان گذرتا ہوگا کہ خدا کی پیشگوئیاں ہمارے حق میں شاید پوری نہیں ہو رہیں۔ ایسے لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں اپنے شک کا اظہار بھی کیا اس موقع پر بھی رسول اللہ ﷺ ایک لمحہ بھی انکے بیانات سے متاثر نہ ہوئے بلکہ فرمایا کہ دیکھو تم سے پہلے ایسے لوگ تھے جنکے سر آروں سے چیرے گئے تھے انہوں نے اف تک نہیں کی تھی میرے ساتھ ہوتے ہوئے تم اف کرتے ہو۔ تو آپ کی ساری زندگی یہ ثابت کر رہی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو کبھی ذرہ بھر بھی شک نہیں ہوا ﴿فلا تکوننّ من الممترین﴾ میں دراصل محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات جو ہماری راہنما ہے اس کے متعلق ایک پیش گوئی ہے ﴿تکوننّ﴾ تو ہرگز کبھی بھی شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا۔ اس میں آپ کے متبعین، آپ کے غلام، مستقبل کے متبعین، مستقبل کے غلام سب شامل ہیں۔ تیرے شک سے ساری قوم شک میں مبتلا ہو گی اس لئے آئندہ آنے والے زمانوں کا تو رسول اور نبی ہے، تو غیر متزلزل رہ جس طرح ہے اور مستقبل کی طرف پھر امید سے دیکھ کہ کبھی بھی تیرا وسوسہ جو تجھے نہیں حاصل ہوگا وہ آئندہ آنے والے مسلمانوں میں منتقل نہیں ہوگا اگر کوئی وسوسے میں پڑے گا تو تیرے وسوسوں کے بغیر، وسوسوں سے پاک ہونے کے باوجود پڑے گا۔

یہ ایک کھینچا ہوا معنیٰ معلوم ہوتا ہے مگر یہ کھینچا ہوا معنیٰ نہیں بعینہٖ اس آیت کا یہی معنیٰ ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے شک کا اس میں اشارۃً بھی ذکر نہیں کیونکہ آپ کی ساری زندگی اس بات کو جھٹلا رہی ہے۔ خدا تعالیٰ ایسی بات کیسے کہہ سکتا ہے جو جھوٹی ہو جس کو خدا کا رسول اپنے عمل سے جھٹلا رہا ہو۔ پس لازماً یہاں ترجمہ وہ کرنا پڑے گا جو خدا کی بھی تصدیق کرنے والا ہو اور محمد رسول اللہ کی بھی تصدیق کرنے والا ہو۔ آگے فرمایا ﴿و لا تکوننّ من الّذین کذّبوا بآیٰتِ اللہ﴾ اور تو ہرگز ان لوگوں میں سے نہ ہو جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا ﴿فتکون من الخٰسرین﴾ پس تو یقیناً گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جائے گا کیا رسول اللہ ﷺ اللہ کی آیات کو جھٹلا سکتے تھے۔

وہی "ممترین" والا مضمون پھر اور بھی زیادہ کھول دیا ہے یہ تو ناممکن ہے تیرے لئے کہ تو ایسا ہو۔ اس لئے خدا کی آیات جو تجھ پر نازل ہوتی ہیں ان کا مظہر بن ان کو اس طرح اپنے ماننے والوں کے سامنے پیش کر کہ تیرا یقین ان کی طرف منتقل ہو نہ تو گھاٹا کھانے والا بنے نہ تیرے ماننے والے گھاٹا کھانے والے بنیں ﴿ان الذین حقّت علیهم کلمة ربّك لا یؤمنون﴾ یہ بات ہے جواب کھولی جا رہی ہے تو دیکھ رہا ہے کہ لوگ ایمان نہیں لا رہے یعنی کچھ لوگ ایمان نہیں لا رہے، آنے والے بھی دیکھیں گے کہ کچھ لوگ ایمان نہیں لائیں گے وہ اس بات کو نہ بھولیں کہ ﴿ان الذین حقّت علیهم کلمة ربّك لا یؤمنون﴾ کہ وہ لوگ جن پر خدا کی تقدیر نے لازماً اطلاق پانا ہے ضرور ان پر صادق آ رہی ہے ان کو کوئی دنیا کی دعائیں یا استغفار یا نصیحتیں تبدیل نہیں کر سکتیں انہوں نے لازماً ظلم کی حالت میں مرنا ہے۔

﴿و لو جآء تهم کلّ ایةٍ حتّی یروُا العذاب الالیم﴾ خواہ ان کے پاس وہ سارے نشانات آ جائیں جو خدا کی طرف سے آیا کرتے ہیں اس وقت تک وہ ایمان نہیں لائیں گے ﴿حتّی یروُا العذاب الالیم﴾ جب تک وہ دردناک عذاب کو نہ دیکھ لیں اور اس آیت کریمہ میں ﴿حتّی یروُا العذاب الالیم﴾ میں یہ بھی معنے ہیں یہاں تک کہ عذاب الیم ان کو آ جائے، عذاب الیم ان پر نازل ہو جائے۔ دوسرا نازل ہو جائے گا تب بھی نہیں مانیں گے۔ یہ دونوں معنے اس میں پائے جاتے ہیں چنانچہ حضرت نوحؑ کی قوم نے اس عذاب کی حالت میں بھی حضرت نوحؑ پر ایمان کا کوئی تصور بھی نہیں کیا، بیٹے نے بھی نہیں کیا۔ عذاب نازل ہو رہا ہے حضرت نوحؑ آوازیں دے رہے ہیں بیٹے کو کہ آ میرے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا۔ عذاب کے نزول کے وقت بھی اس نے حضرت نوحؑ کا انکار کیا۔

پس ایسی حالت ہوتی ہے قوموں کی کہ ﴿حتّی یروُا العذاب الالیم﴾ وہ دردناک عذاب کو دیکھ رہے ہوتے ہیں اس وقت تک ویسے ایمان نہیں لاتے جب عذاب نازل ہو رہا ہو اس وقت بھی ایمان نہیں لاتے۔ فرعون نے کیا کیا تھا۔ فرعون کی قوم کو کیوں آخر صفحہ ہستی سے مٹایا گیا اس لئے کہ عذاب الیم کے وقت بھی ان کے نفس بہانے ڈھونڈتے رہے اور ایمان لانے والے نہ بن سکے۔ اگر وہ ایمان لے آتے تو ضرور یونس کی قوم کی طرح ان پر رحم کیا جاتا۔ یہ تمام آیات سورہ یونس سے لی جا رہی ہیں اور سورہ یونس میں اللہ تعالیٰ مختلف قوموں کی مثالیں دے رہا ہے کہ ان پر کیا کیا گذری۔ کیا کیا ان کے ساتھ واقعات رونما ہوئے انہوں نے انبیاء کی کیسی کیسی مخالفتیں کیں لیکن بالآخر جب وہ عذاب کا نشانہ بنائے گئے تو عذاب بھی ان کی اصلاح نہیں کر سکا سوائے یونسؑ کی قوم کے۔ کیوں نہ وہ یونسؑ کی قوم جیسے ہو گئے کہ کم سے کم عذاب کا مونہہ دیکھ کر، یہ یقین کر کے کہ آنے والا ہے وہ دنیا کی زندگی میں اپنے بچاؤ کا کوئی سامان کر لیتے۔ فرمایا ﴿و لو جآء تهم کلّ ایةٍ حتّی یروُا العذاب الالیم﴾۔

نہایت دردناک حالت ہے اس وقت پاکستان کی اور مجھے اس آیت کا اطلاق ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ اس لئے میں بے چین ہوں اس لئے میں آپ سے دوبارہ دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔ اس ملک کو اب کوئی چیز بچا نہیں سکتی۔ یہ تباہی کے گڑھے میں جا پڑا ہے۔ کوئی نکلنے کی گنجائش نہیں۔ ہر جگہ ذلت اور گمراہی اور سفاکی اور ظلم و ستم ہے۔ **ایسے لوگ جو خدا کی رحمانیت سے اپنا تعلق کاٹ لیں کوئی رحمانیت ان کو بچا نہیں سکتی** لیکن دعاؤں میں اگر کوئی اثر ہے، کچھ نیک لوگ ایسے باقی ہیں جن کی خاطر تقدیر بدلی جا سکتی ہو اگر ان کے مقدر میں اس آخری گھڑی سے پہلے ایمان لانا ہو تو یہ دعائیں تو ہم کر سکتے ہیں اور میں آج ان دعاؤں کی طرف آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ اے خدا اگر تو کوئی بھی بھلائی دیکھے ہماری قوم میں، کہیں بھی وہ دکھائی دے اور تو بہتر جانتا ہے۔ ہم اتنا جانتے ہیں کہ بھلائی کچھ سر ضرور اٹھا رہی ہے کہیں کہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ بھلائی دبی ہوئی تھی جواب باہر نکل رہی ہے اس لئے مجھے امید ہوئی ہے کہ شاید ہماری دعاؤں سے یہ بھلائیاں ابھر کر اب سامنے آ جائیں شاید ہماری دعاؤں سے یہ بھلائیاں سر نکال کر بدی پر غالب آئیں اس کا مقابلہ کریں۔

یہ ضرورت ہے جواب قوم کی ضرورت ہے۔ قوم کے اچھے لوگوں نے مقابلہ چھوڑ دیا تھا اچھے لوگ

A.S. BINNING
Import - Export, Textil - Großhandel
Inh.: Avtar Singh Binning
Lager
Frankenstraße 10 - 20097 Hamburg
(S-Bahn Hammerbrook)
Telefon 040 / 236 95 79 + 23 38 39
Fax 040 / 236 95 80 Tel. privat 040 / 299 53 34

C.K ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOOD FURNITURE
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)

GURANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
SONIKY
HAWAI
NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

تھے تو سہی جیساکہ میں نے عرض کیاہے میرے علم میں ہیں بہت سے اچھے لوگ ہیں ان کی نیکی دب گئی اور بدی ان پر غالب آگئی اور بدی کو انہوں نے غالب آنے دیا اب اس حالت کو بدلنے کے لئے قربانی دینی پڑے گی-ایسے اچھے لوگوں کو سر اٹھا کر اوپر آنا ہو گا-ان کو اب ایک بگل بجانا ہو گا کہ آؤ واپس اس پاکستان کی طرف جائیں جو خدا کے سب بندوں کا پاکستان ہے- آؤ واپس اس پاکستان کی طرف لوٹیں جہاں مذہب دوسرے مذاہب کے درمیان تفریق کا موجب نہ بنے، جہاں مذہب حقیقی طور پر اپنے سے ہٹے ہوئے دوسرے مذاہب کے لئے ایک رحم کا سرچشمہ ثابت ہو، جہاں سچائی جھوٹ کی دشمن نہ ہو بلکہ جھوٹ کی حالت درست کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے-ان معنوں میں میں ابھی بھی امید رکھتا ہوں کہ سب کچھ ہاتھ سے نہیں گیا اور انہی معنوں میں میں آپ سے درخواست کر رہا ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کشتی میں جو کشتی نوح ہے جو سارے عالم کی کشتی ہے اس کشتی میں پاکستان کے ایسے لوگوں کو کثرت سے سوار کرنے کی توفیق عطا فرما یہاں تک کہ یہ کشتی غالب آجائے اور ڈوبنے والوں کی تعداد کم رہ جائے-خدا کرے کہ ایسا ہی ہو-

اب اس جلسے کے آخر پر جو جمعہ پڑھا جاتا ہے جب کہ لوگوں کی واپسی اور ہنگامے اختتام پذیر ہو رہے ہوتے ہیں- یہ وہ جمعہ ہے اگلا غالباً جمع کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی اس لئے امام صاحب کو میں مخاطب ہوں خاص طور پر کہ دیکھ لیناکہ اگلے جمعے میں کیا حالات ہیں اگر مسافروں کی کثرت ہو جیساکہ ابھی تک ہے اگر ہال میں بستر بچھے ہوئے ہوں جیساکہ اب میں دیکھ کے آیا ہوں تو اس وقت تک آپ بے شک جمعہ نماز عصر کے ساتھ جمع کرلیں ورنہ پھر واپس اپنی روٹین پر آجائیں-انشاء اللہ میں جب سفر سے واپس آؤں گا تو پھر غالباً اس وقت مختلف حالات ہوں گے-

بشکریہ الفضل انٹر نیشنل لندن ☆......☆......☆

ہفتہ قرآن مجید جماعت احمدیہ منار کھاڑ و النلور

مورخہ ۴-۷-۹۷ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ منار کھاڑ میں محترم صدر صاحب کے زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں اور قرآن مجید کی عظمت و شان کو حتی المقدور لوگوں کے سامنے بیان کیا گیا۔ مورخہ ۵-۷-۹۷ کو نظم و تلاوت کے بعد خاکسار نے "قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ" پر تقریر کی اور صدر مجلس نے سورۃ اللھب کا ترجمہ و تفسیر بیان کیا۔ مورخہ ۱۱-۷-۹۷ کو بعد تلاوت و نظم محترم پی ٹی محمد علی محترم سی محی الدین صاحب محترم وی ٹی بشیر احمد صاحب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ مورخہ ۱۲-۷-۹۷ کو صدر مجلس نے جنت اور جہنم کی حقیقت کے بارے میں تقریر کی اور محترم وی ٹی بشیر احمد صاحب نے قرآن اور سائنس کے موضوع پر تقریر کی۔ مورخہ ۱۳-۷-۹۷ کو محترم ایم کے عبد العزیز صاحب کی زیر صدارت ہفتہ قرآن مجید کا آخری جلسہ تھا جس میں مختلف مقررین نے قرآن مجید کی پیشگوئیاں قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کی اہمیت وغیرہ عناوین پر تقاریر کیں۔ اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (سی ایچ عبد الرحمٰن معلم وقف جدید)

مورخہ ۴-۷-۹۷ تا ۱۰-۷-۹۷ جماعت احمدیہ النلور میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ ہر روز بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ و کلاس لگائی گئی۔ پہلے چھ دن مکرم و محترم سی محمد صاحب صدر جماعت کے زیر صدارت اور آخری دن ایم عبد البشیر صاحب نائب صدر کے زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔

جس میں خاکسار سی ایچ عبد الرحمٰن معلم وقف جدید و محترم سی شمس الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان و محترم ایم عبد البشیر صاحب نائب صدر جماعت و محترم سی پی صدیق صاحب سیکرٹری مال و محترم سی بشیر احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ و تربیت و محترم سی عبدو صاحب و محترم سی سراج المنیر صاحب نے قرآن مجید کی عظمت و کرامت، قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ قرآن مجید و معرفت الٰہی قرآن و سائنس قرآن ایک معجزہ قرآن کی پیشگوئیاں وغیرہ موضوعات پر تقاریر کیں۔

آخری دن دعا کے ساتھ یہ مبارک ہفتہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اکثر احباب و مستورات اور بچے شریک ہوئے۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم النلور

مورخہ ۲۷-۷-۹۷ اتوار صبح آٹھ بجے مسجد احمدیہ النلور میں مکرم و محترم سی سراج المنیر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پالکھاڑ زونل کے زیر صدارت مجلس خدام الاحمدیہ النور کا جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ مکرم و محترم ایم مبارک احمد صاحب کی تلاوت القرآن سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ محترم ایم جلیل احمد صاحب نے خوش الحانی سے ایک نظم سنائی۔ بعدہ صدر مجلس نے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم و محترم مولوی سی جی جمال الدین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ و محترم سی این منصور احمد صاحب و محترم ایم جلیل احمد صاحب و محترم کے محمد سلیم صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان و محترم سی این شہاب الدین صاحب و محترم ایم عبد البشیر صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ نے حضرت نبی اکرم صلعم کے اُسوہ حسنہ و حیات طیبہ اور اخلاق فاضلہ اور سیدنا حضرت رسول کریم صلعم کی سیرت و سوانح کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

(سی ایچ عبد الرحمٰن معلم وقف جدید النلور۔)

میرے والد مکرم شیخ عبد المومن صاحب بنگالی

افسوس! میرے والد مکرم شیخ عبد المومن صاحب مورخہ ۱۸-۹-۹۷ بروز جمعرات رات سوا نو بجے حرکت قلب بند ہونے کے باعث ۵۲ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنا للّٰہ وانا الیہ راجعون

آپ کے والد صاحب کا نام شیخ عبد الروف تھا۔ والد صاحب ۱۳ر جون ۱۹۴۵ء کو موضع تلپی ضلع ۲۴ پرگنہ مغربی بنگال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی اور ۱۰ سال کی عمر میں اپنے والد کے ساتھ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تعلق قائم کیا جو مرتے دم تک خدا کے فضل سے قائم رہا۔ میٹرک میں تمام علاقہ میں اوّل پوزیشن پر رہے۔ لیکن گاؤں والوں نے احمدی ہونے کی وجہ سے سخت مخالفت کی اور ترقی کی تمام راہیں بند کرنے کی کوشش کی۔

مولانا ابوالکلام آزاد کالج کلکتہ سے I.A میں اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی اور اُڑیسہ میں محترم سرور صاحب کے پاس رہ کر ریلوے میں ۶۰۰ روپے پر چند ماہ ملازمت کی۔ لیکن سلسلہ کی خدمت کی غرض سے صدر انجمن احمدیہ کی ۹۰ روپے میں نوکری بخوشی قبول کی۔ اور اُڑیسہ سے ملازمت چھوڑ کر قادیان دار الامان میں ایک خواب کی بناء پر خدمت کیلئے تشریف لائے۔

شروع سے ہی صدر انجمن احمدیہ کے صیغہ محاسب میں بطور Acountent لگے اور اپنی ذمہ داری ۲۴ سال تک امانت و دیانت سے ادا کی اور مرتے دم تک اسی عہدہ پر قائم رہے۔

والد صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے صوم و صلوٰۃ کے پابند۔ سچائی پسند، غرباء کی مدد کیلئے ہر دم تیار رہنے والے تھے۔ ۱۹-۹-۹۷ کو والد صاحب کی نماز جنازہ بعد نمازِ عصر بہشتی مقبرہ قادیان میں حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

والد صاحب اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ، چار لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں۔ جن میں سے بڑی دو لڑکیوں کی شادی ہو چکی ہے اور باقی بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام قرب سے نوازے۔ آمین۔ (شیخ منیر احمد)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا کثرت سے پڑھیں

اللّٰھُمَّ مَزِّقھُم کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقھُم تسحیقا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے-

ارشاد نبوی

خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینٹولین کلکتہ 700001

دکان-248-1652، 248-5222

رہائش-243-0794، 27-0471

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR &

MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

لولاك لما خلقت الافلاك

ترجمہ-(اے محمدؐ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

منجانب

محتاج دعا- جماعت احمدیہ اتر پردیش

STAR

☎ 543105

CHAPPALS

WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS

105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY

KANPUR-1- PIN 208001

اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت

خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع جلسہ سالانہ یو کے، ۱۹۸۶ء

آغاز اسلام سے لے کر آج تک اسلام اور عالم اسلام کو دشمنوں سے اتنا نقصان نہیں پہنچا جتنا خود بعض سادہ لوح مسلمان علماء کے ہاتھوں پہنچا ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ دشمنان اسلام نے بھی اکثر اوقات ان سادہ لوح علماء کے جاہلانہ فتووں کو ہی بنیاد بنا کر اسلام پر حملے کئے ہیں۔ علماء میں یہ غلط رجحان اس لئے پیدا ہوا کہ انہوں نے اپنے سیاسی اور تمدنی ماحول سے متاثر ہو کر اسلام کے بعض احکامات کی ایسی تشریحات کو جو سیاسی رنگ لئے ہوئے تھیں ترجیح دی اور قرآن کریم کی واضح تعلیمات اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کو پس پشت ڈال دیا۔

"قتل مرتد" کا عقیدہ بھی ان غلط رجحانات اور بے بنیاد نظریات میں سے ایک ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس خوفناک عقیدہ کی کوئی بنیاد نہ تو قرآن کریم میں ہے اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی سنت طیبہ میں، بلکہ یہ محض ایک سیاسی نظریہ تھا جسے عباسی خلفاء اور دوسرے حکام نے اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے بعض متعصب علماء کی مدد سے اختراع کیا۔ یہاں تک کہ اس دور کے دوسرے متعصب علماء بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور بد قسمتی سے بعد میں آنے والے علماء کی اکثریت نے جو انہی علماء کے مکاتب فکر کے زیر سایہ پروان چڑھی تھی، اس نہایت خطرناک غیر اسلامی نظریہ کو بغیر کسی تحقیق اور تنقید کے قبول کر لیا۔ اس ناپاک عقیدہ کے نہایت خوفناک نتائج نکلے یہاں تک کہ علماء اسلام کو محض معمولی اختلافات پر خود علماء سوء نے مرتد قرار دیا اور حکام اور صاحب اثر و نفوذ علماء نے اس ہتھیار کو اپنے مخالفین کے خلاف خوب خوب استعمال کیا۔ تاریخ اسلام کے یہ نہایت دردناک ابواب سپین میں عیسائی حکومتوں کی یاد دلاتے ہیں جب اس قسم کے نظریات کے قائل عیسائیوں نے خود اپنے عیسائی بھائیوں کو معمولی اختلافات پر نہایت وحشتناک سزائیں دیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خطاب میں تاریخ اسلام کے اس تاریک دور کے واقعات کی تفصیل میں جانے سے عمداً اجتناب کرتے ہوئے اس ناپاک اور فاسد عقیدہ کا ہر پہلو سے تجزیہ کر کے قرآن کریم، سنت نبویؐ اور خلفاء راشدین کے زمانہ کے تاریخی واقعات کی روشنی میں اس عقیدہ کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے۔ اور بتلایا ہے کہ اسلام کے نہایت حسین چہرے کو داغدار کرنے کی ناپاک کوشش اس بھیانک نظریہ کے ذریعہ کی گئی۔ چنانچہ یہ فاسد نظریہ ہی وہ سب سے خطرناک ہتھیار تھا جسے دشمنان اسلام نے سب سے بڑھ کر اسلام کے خلاف استعمال کیا۔

ان حقائق پر مشتمل یہ عظیم خطاب امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یو کے پر بتاریخ ۲۷ر جولائی ۱۹۸۶ء بمقام اسلام آباد (ٹلفورڈ) ارشاد فرمایا۔ امید ہے یہ خطاب غیر متعصب محققین کو اسلام کی صحیح اور پاک تعلیمات کو بہتر رنگ میں سمجھنے میں مدد دے گا اور اسلام کے دفاع کے لئے، خصوصاً اس میدان میں، ان کے اندر نئی روح پھونک دے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

یاد رہے کہ اس خطاب کو کتابی صورت میں ڈھالتے وقت حضور انور ایدہ اللہ نے بعض مناسب ترامیم اور مفید اضافے فرمائے ہیں۔ ادارہ بدر یہ نہایت اہم خطاب اپنی ذمہ داری پر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ قسط وار شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ○ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ○ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ ○ آمین

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾

(سورہ المائدہ: ۵۵)

عالم اسلام اس دور آخرین میں شدید قسم کے خطرات میں گھرا ہوا ہے اور اسلام دشمن طاقتیں خواہ وہ مشرق سے تعلق رکھتی ہوں یا مغرب سے تعلق رکھتی ہوں، نئے نئے حربوں سے اسلام پر حملہ آور ہو رہی ہیں اور سب سے بڑی دردناک حقیقت یہ ہے کہ آج اسلام پر حملہ کے لئے اسلام ہی کے ہتھیار استعمال کئے جا رہے ہیں اور عالم اسلام پر حملہ اسلام ہی کے نام پر کیا جا رہا ہے۔ آج ایک عمومی نظر جب عالم اسلام پر آپ ڈالتے ہیں تو یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ اسلام کے مخالفین سے تلوار کا جہاد حلال قرار دینے والے اور اسلام کے مخالفین کو بزور شمشیر مفتوح اور مغلوب کرنے والے، مسلسل ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں اور عالم اسلام کی تلوار عالم اسلام ہی کے خلاف اٹھ رہی ہے اور عالم اسلام کے خنجر عالم اسلام کے سینوں ہی میں گھونپے جا رہے ہیں۔ خواہ ایران اور عراق کا اختلاف ہو یا فلسطین کے مجاہدین کے دو گروہوں کا، یا شام اور اردن کا اختلاف ہو یا لیبیا یا مصر کا اختلاف، کسی پہلو سے بھی عالم اسلام پر نظر ڈالیں تو آج اسلام کی طاقتیں عالم اسلام ہی کے خلاف ایک دوسرے سے نبرد آزما ہیں۔ اور عجیب بات ہے کہ آج اسلام دو متحارب کیمپوں میں اس طرح بٹا ہوا ہے کہ اسلام کے بعض ممالک قرآن اور سنت کی تعلیم پیش کرتے ہوئے یہ اعلان کرتے ہیں کہ اسلام کا رنگ سرخ ہے اور اسلام اور اشتراکیت میں سوائے نام کے عملاً کوئی مابہ الامتیاز نہیں۔ ہاں ایک فرق ہے کہ خدا کو اشتراکیت میں ڈال دو یا اسلام سے خدا کو نکال دو، دونوں صورتوں میں یہ دونوں نظریہ حیات بالکل ایک سے دکھائی دیں گے اور دوسری طرف اسلام ہی کے نام پر مغربی استعماریت کی پرزور نمائندگی کی جا رہی ہے۔ گویا اسلام دنیا میں کیپٹلزم کو تقویت دینے کے لئے آیا تھا اور اس کے سوا اسلام کا اور کوئی مقصد نہیں تھا۔

عالم اسلام کے خلاف خوفناک سازش

حال ہی میں اس ضمن میں مغربی استعمار کے زیر اثر مسلمان قوموں میں بعض ایسے نظریات کو عمداً ایک منصوبے کے تحت فروغ دیا جا رہا ہے جس کے نتیجہ میں یہ جنگ ملکوں ملکوں کی نہیں رہے گی بلکہ ہر مسلمان ملک کے اندر ایک خانہ جنگی کی صورت اختیار کر جائے گی۔ ان حربوں میں سے سب سے بڑا حربہ قتل مرتد کا عقیدہ ہے۔ اور وہ تمام اسلامی ممالک جو بالخصوص امریکہ کے زیر نگیں ہیں اور امریکہ کی حمایت علی الاعلان کرتے ہیں اور اس کی سرپرستی میں اپنے تمام نظام حیات کو تشکیل دے رہے ہیں ان ممالک میں یہ نظریہ بڑی شدت کے ساتھ اٹھایا جا رہا ہے اور اس پر وسیع پیمانے پر عمل در آمد کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس لئے میں نے آج ضروری سمجھا کہ قتل مرتد کے موضوع پر اسلام کی سچی، حقیقی اور دائمی اور انتہائی حسین تعلیم آپ کے سامنے رکھوں تاکہ جہاں تک آپ کا بس چلے اس انتہائی کریہہ اور خوفناک سازش کا اپنے اپنے دائرہ اختیار میں، اپنی اپنی حدود میں مقابلہ کریں۔

مسلمان اور مرتد کی تعریف

قتل مرتد کے عقیدے پر تفصیلی بحث سے پہلے یہ ضروری ہے کہ دو بنیادی اصطلاحوں کی تعریف کی جائے، مسلمان کون ہے؟ اور مرتد کسے کہتے ہیں اور مرتد کیسے بنتا ہے؟

اس پہلو سے جب میں نے نظر دوڑائی تو مجھے اس عدالت کی کارروائی کا خیال آیا جو جسٹس منیر اور جسٹس کیانی کی قیادت میں ۱۹۵۳ء میں پاکستان میں ہونے والے فسادات کی چھان بین کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ ان دونوں فاضل ججوں نے نہایت گہری چھان بین کی اور تمام فرقوں کے علماء بلکہ ہر فرقے کے کئی کئی علماء کو دعوت دی اور ان سے استمداد کی کہ ہم ان دو مسائل کو سمجھنا چاہتے ہیں اس لئے آپ ہمیں بتائیں کہ اسلام کی تعریف کیا ہے؟ مسلمان کس کو کہتے ہیں؟

ان فاضل ججوں نے یہ بات خوب کھول دی کہ جب تک پہلے مسلمان کی تعریف متعین نہ ہو، اگلا قدم اٹھایا جا ہی نہیں سکتا۔ یہ بحث بالکل لاتعلق ہو جاتی ہے کہ مرتد کی سزا کیا ہے۔ پہلے مسلمان کی تعریف ہو پھر یہ فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ کوئی شخص اسلام کو چھوڑ بھی رہا ہے یا نہیں چھوڑ رہا۔

چنانچہ بہت گہری چھان بین اور بہت تفصیلی گفت و شنید کے بعد فاضل جج جس نتیجہ پر پہنچے وہ میں انہی کے الفاظ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں

"یہ مسئلہ بنیادی طور پر اہم ہے کہ فلاں شخص مسلم ہے یا غیر مسلم۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم نے اکثر ممتاز علماء سے یہ سوال کیا ہے کہ وہ "مسلم" کی تعریف کریں۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ اگر مختلف فرقوں کے علماء احمدیوں کو کافر سمجھتے ہیں تو ان کے ذہن میں نہ صرف اس فیصلے کی وجوہ بالکل روشن ہونگی بلکہ وہ مسلم کی تعریف بھی قطعی طور پر کر سکیں گے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ فلاں شخص یا جماعت، دائرہ اسلام سے خارج ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ دعویٰ کرنے والے کے ذہن میں اس امر کا واضح تصور موجود ہو کہ مسلم کس کو کہتے ہیں۔

تحقیقات کے اس حصے کا نتیجہ بالکل اطمینان بخش نہیں نکلا اور اگر ایسے سادہ معاملے کے متعلق بھی ہمارے علماء کے دماغوں میں اس قدر ژولیدگی موجود ہے تو آسانی سے تصور کیا جا سکتا ہے کہ زیادہ پیچیدہ معاملات کے متعلق ان کے اختلافات کا کیا حال ہوگا"۔

(مسٹر جسٹس محمد منیر و مسٹر جسٹس ایم۔ آر۔ کیانی رپورٹ تحقیقاتی عدالت برائے تحقیقات فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء لاہور، انصاف پریس، صفحہ ۲۳۱، ۲۳۲)۔

علماء کا مسلمان کی تعریف پر اختلاف

پھر علماء کی طرف سے پیش کردہ متعدد تعریفوں کو نمونۃً درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"ان متعدد تعریفوں کو جو علماء نے پیش کی ہیں پیش نظر رکھ کر کیا ہماری طرف سے کسی تبصرے کی ضرورت ہے؟ بجز اس کے کہ دین کے کوئی دو عالم بھی اس بنیادی امر پر متفق نہیں۔ اگر ہم اپنی طرف سے مسلم کی کوئی تعریف کر دیں جیسے ہر عالم دین نے کی ہے، اور وہ تعریف ان تعریفوں سے مختلف ہو جو دوسروں نے پیش کی ہیں تو ہم کو متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے گا۔ اور اگر ہم علماء میں سے کسی ایک کی تعریف کو اختیار کر لیں تو ہم اس عالم کے نزدیک تو مسلمان رہیں گے لیکن دوسرے علماء کی تعریف کی رو سے کافر ہو جائیں گے۔

(سابقہ حوالہ صفحہ ۲۳۵، ۲۳۶)

یہ محض نمونۃً میں نے دو اقتباسات پیش کئے ہیں۔ بہت تفصیلی بحث ان فاضل ججوں نے اٹھائی ہے۔ جس کو دلچسپی ہو اصل کتاب سے مطالعہ کر سکتا ہے۔

مسلمان کی تعریف رسول خداؐ کی زبانی

اب میں آپ کو وہ تعریف بتاتا ہوں جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے خود بیان فرمائی اور وہ دو تین مختلف طریقوں سے بیان فرمائی۔ کیسے ممکن ہے کہ علماء کے ذہن میں یہ تعریفیں موجود نہ ہوں؟ کیوں ان کا ذہن ان سادہ اور نہایت ہی روشن تعریفوں کی طرف منتقل نہیں ہوا؟ محض اس لئے کہ ان تعریفوں کی رو سے کسی صورت بھی جماعت احمدیہ کو کافر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے ظلم اور بددیانتی کی حد ہے کہ آنحضرت ﷺ کی واضح تعریفوں کو چھوڑ کر محض جماعت احمدیہ کی دشمنی میں اپنی طرف سے تعریف گھڑنے کی کوشش کی گئی اور اس میں وہ بری طرح ناکام رہے۔

تعریف نبوی اول

سب سے عمومی تعریف جو حضرت اقدس محمد

مصطفیٰ ﷺ کی زبان مبارک سے ہمیں ملی ہے اور جس میں سب سے زیادہ وسعت ہے اور جس کی رو سے کوئی مسلمان کہلانے والا کسی دوسرے مسلمان کو مرتد قرار دے ہی نہیں سکتا، جب تک وہ خود اعلان کر کے اسلام سے باہر نہ نکلے۔ وہ یہ ہے:

"قال النبی ﷺ اکتبوا لی من تلفظ بالاسلام من الناس ..."

(صحیح بخاری کتاب الجهاد باب کتابة الامام الناس۔ نیز صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاستسرار بالایمان للخائف)

یہ حدیث اس موقع سے تعلق رکھتی ہے جب مدینے میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے مردم شماری کروائی اور چونکہ مردم شماری کا معاملہ سب سے زیادہ عموم رکھتا ہے اس لئے سب سے زیادہ عمومی تعریف آپ نے اس موقعہ پر فرمائی۔ فرمایا:

"میرے لئے، مسلمانوں کی مردم شماری کے لئے، یعنی اس میں یہ مفہوم ہے، ہر اس شخص کا نام لکھ دو جو اپنے منہ سے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے"۔

آپ نے کسی اور جھگڑے میں پڑنے کی اجازت ہی نہیں دی۔ کلمے تک کا ذکر نہیں فرمایا، بلکہ فرمایا کہ جہاں تک عمومی مردم شماری کا تعلق ہے، جہاں تک ملی سیاست کا تعلق ہے صرف یہ تعریف کافی ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے اس کا میرے لئے نام لکھ دو۔

"میرے لئے" کا لفظ بہت ہی پیارا لفظ ہے۔ یعنی مجھے قبول ہو گی یہ تعریف، ہزار دوسروں کو قبول ہو یا نہ ہو، مجھے اس کی کوئی فکر نہیں۔ میں (محمد مصطفیٰ ﷺ، یہ آپ کا گویا بیان ہے) خدا کا رسول مقرر ہوا ہوں۔ میرے لئے یہی تعریف کافی ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہہ دے۔

تعریف نبوی دوم

دوسری تعریف نسبتاً زیادہ دینی نوعیت کی ہے لیکن وہ بھی اتنی سادہ، اتنی صاف، اتنی حسین اور اتنی غیر مبہم ہے کہ اس تعریف کو سننے کے بعد بھی کسی قسم کے اختلاف کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ آپؐ نے فرمایا:

"من صلی صلاتنا، واستقبل قبلتنا، و اکل ذبیحتنا، فذٰلك المسلم الذی له ذمة الله و ذمة رسوله، فلا تخفروا الله فی ذمته"

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل استقبال القبلہ)

کہ جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے، ہمارے قبلے کو اپنا قبلہ قرار دے، ہمارا ذبیحہ کھائے، وہ مسلمان ہے۔ ایسے شخص کی حفاظت کرنا خدا اور اس کے رسول کے ذمہ ہے۔ پس تم اے مسلمانو! خدا کے ذمے کو ہرگز نہ توڑنا۔

کتنی عظیم الشان، کتنی واضح اور کیسی حسین تعریف ہے!! آج دیکھیں کہ پاکستان میں علماء کیسے اس تعریف کے برعکس تعریف کی جرأت کر رہے ہیں۔ آج سینکڑوں احمدیوں کو اس بناء پر تکلیف دی گئی، قیدوں میں ڈالا گیا اور علماء نے ان کے قتل کے کھلے کھلے فتوے دیئے اور یہ اعلان کیا کہ چونکہ یہ حرکتیں کر رہے ہیں اس لئے ہمارے ذمے سے نکل گئے ہیں۔ یہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، یہ ہمارے قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور یہ ہماری طرح کا ذبیحہ کھاتے ہیں، جب تک احمدی ان تینوں چیزوں سے باز نہیں آئیں گے ہم ان کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیں گے۔ جس دن یہ ان تینوں باتوں سے باز آ گئے اسی دن یہ ہمارے ذمے میں داخل ہو جائیں گے۔

کیا یہ وہ ذمہ ہے جس کا ذکر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا تھا؟ بالکل برعکس خدا اور رسول کے ذمے کے، ایک ایک شق سے اختلاف کرتے ہوئے انہوں نے اپنا ایک ذمہ بنایا ہے۔ مسلم کی ایک نئی تعریف بنائی اور ان کا احمدیوں کی مساجد منہدم کرنے اور ان کا رخ خانہ کعبہ سے پھیر کر کسی اور طرف کرنے کا مطالبہ بتاتا ہے کہ انہوں نے گویا ایک نیا قبلہ بنایا ہے، نئی عبادت کے گر بتائے ہیں۔ اور جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے جماعت احمدیہ کو صرف اور صرف حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعریف کافی ہے اور خدا اور اس کے رسول کا ذمہ کافی ہے۔ کسی اور ملاں کے ذمے کی ہمیں کوئی بھی پرواہ نہیں۔

تعریف نبوی سوم

اب غیر مسلموں کو قتل کرنے کا بہانہ ڈھونڈنے والوں کے لئے بھی آنحضرت ﷺ نے ایک تعریف بیان فرمائی، جو اگرچہ تعریف تو نہیں بلکہ ایک واقعہ پر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا رد عمل ہے جو ایسی صورت میں ظاہر ہوتا ہے کہ جو ایک رنگ میں مسلمان کی تعریف بھی متعین کر دیتا ہے۔

"عن اسامة بن زید قال: بعثنا رسول الله ﷺ فی سریة، فصحبنا الحرقات من جهینه. فادرکت رجلا فقال لا اله الا الله فطعنته. فوقع فی نفسی من ذالك. فذکرته للنبی ﷺ. فقال رسول الله ﷺ اقال "لا اله الا الله" و قتلته؟ قال: قلت یا رسول الله انما قالها خوفا من السلاح. قال افلا شققت عن قلبه، حتی تعلم اقالها ام لا؟ قال فما زال یکررها علی حتی تمنیت انی اسلمت یومئذ" و فی روایة: حتی تمنیت انی لم اکن اسلمت قبل ذالك الیوم."

و فی روایة ثالثة: قال: کیف تصنع بلا اله الا الله. اذا جاء ت یوم القیامة؟ قال: یا رسول الله. استغفر لی، قال: و کیف تصنع بلا اله الا الله. اذا جاء ت یوم القیامة؟ قال: فجعل لا یزیده علی ان یقول. کیف تصنع بلا اله ا لا الله. اذ ا جاء ت یوم القیامة ...."

(صحیح مسلم، کتاب الایمان باب تحریم قتل الکافر بعد ان قال 'لا اله الا لله')۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سریہ پہ گئے جہینہ قبیلہ کے علاقہ 'حرقات' پر صبح صبح حملہ آور ہوئے۔ مجھے ایک آدمی مل گیا جب میں اس پر غالب آ گیا تو اس نے لا اله الا الله پڑھ دیا۔ (حدیث میں صرف لا اله الا الله کا ذکر ہے محمد رسول اللہ بھی اس نے نہیں کہا) مگر میں نے تب بھی اسے قتل کر دیا۔ اس پر میرے دل میں کھٹکا پیدا ہوا۔ اور میں نے مدینہ آکر حضور ﷺ سے سارا ماجرا عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا اے اسامہ! کیا تو نے لا اله الا الله پڑھنے کے باوجود قتل کر ڈالا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے تو ہتھیاروں اور قتل کے خوف سے لا اله الا الله پڑھا تھا۔ آپؐ نے فرمایا "افلا شققت عن قلبه" تو نے اس کا دل کیوں نہ چیر لیا۔ کاش تو نے اس کا دل چیر کے دیکھ لیا ہوتا تاکہ تجھے پتہ چل جاتا کہ اس نے خوف سے پڑھا تھا یا دل سے پڑھا تھا؟

پھر فرمایا: قیامت کے دن اسکے لا اله الا الله کے مقابلہ میں تیرے پاس کیا جواب ہو گا۔ میں نے عرض کی حضور آپ میرے لئے استغفار کیجئے۔ مگر آپؐ یہ فقرہ بار بار دہراتے رہے، بار بار دہراتے رہے حتی کہ مجھے خواہش ہوئی کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا۔ اور مجھے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ناراضگی کا یہ دن نہ دیکھنا پڑتا"۔

آج اس کے بھی بالکل برعکس تعریف کی جا رہی ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ علماء کی نظر اس حدیث پر نہ ہو؟ آج کھلم کھلا علماء یہ اعلان کر رہے ہیں کہ اگر احمدی 'لا اله الا الله' پڑھے گا تو وہ گردن زدنی ہے۔ اور ہم کسی قیمت پر یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی احمدی 'لا اله الا الله' پڑھے یا 'لا اله الا الله' کا بیج اپنے سینے پر لگا کر پھرے۔ یہاں تک فتوے دیئے گئے کہ اگر ہم نے اب دیکھا کہ کوئی احمدی 'لا اله الا الله' پڑھتا ہے تو ہم اس کا ناک اور کان کاٹ دیں گے۔ اور یہاں تک فتوے دیئے گئے کہ ہر مسلمان پر ایسے احمدی کا قتل واجب ہو جاتا ہے۔ جو 'لا اله الا الله محمد رسول الله' پڑھتا ہے۔

اور دلیل وہ دی جس کو آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہمیشہ کے لئے رد فرما چکے ہیں۔ کہا یہ کہ اس لئے ہم یہ کہتے ہیں کیونکہ ان کے دل میں 'لا اله الا الله' نہیں ہے صرف زبان پر جاری ہے۔

حیرت انگیز بات ہے۔ ایسی باغیانہ حرکت اس آقا کے خلاف جس کی غلامی کا دم بھرتے ہیں۔ کھلم کھلا بغاوت اور پھر اصرار اس بغاوت پر اور اس بغاوت کے نتیجہ میں ظلم اور تعدی پر ایسا عملدر آمد ہے کہ حکومت کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ بھی علماء کے پیچھے چل کر ہر ایسے احمدی کے قتل عام کا اعلان کر دے جو لا اله الا الله محمد رسول الله کا اعلان کرتا ہے۔ یعنی خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

پس جہاں تک مسلمان کی تعریف کا تعلق ہے مجھے تو یہی تین تعریفیں نظر آئی ہیں اور یہی تین تعریفیں پسند ہیں اور ان کے سوا میں اور کسی تعریف کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ یہ تعریفیں بانی اسلام حضرت محمد ﷺ کی تعریفیں ہیں۔

علماء کا عذر لنگ

ایک اور دلچسپ بات یہاں بیان کرنے کے لائق یہ ہے کہ تحقیقاتی عدالت کی اس رپورٹ پر کہ "کوئی دو علماء بھی کسی ایک تعریف پر متفق نہیں ہو سکے" پر تبصرہ کرتے ہوئے بعد میں علماء نے یہ تنقید کی کہ دراصل ہمیں کافی وقت نہیں دیا گیا۔ ہم تیار ہی نہیں تھے اس سوال کے جواب کے لئے۔ اگر ہمیں پورا وقت مل جاتا تو پھر ایسی تعریف ضرور بنا لیتے جس پر ہمارا اتفاق ہو جاتا۔

(مرتضی احمد خان میکش درانی۔ "محاسبہ" یعنی عدالت تحقیقات فسادات پنجاب (۱۹۵۳ء) کی رپورٹ پر ایک جامع اور بلیغ تبصرہ۔ لاہور۔ روزنامہ نوائے وقت پاکستان: صفحہ ۳۸)

علماء کی اختراع کردہ تعریف

چنانچہ ایک لمبے عرصے تک ان کو انتظار کرنا پڑا۔ ۵۳ء کی تحریک پر سال ہا سال گزر گئے تو ۱۹۷۴ء میں جا کر علماء نے وہ تیاری کی اور اسلام کی وہ نئی تعریف ایجاد کی جس کا بانی اسلام اور قرآن و سنت سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ اس تعریف میں ایک منفی پہلو داخل کیا گیا اور وہ منفی پہلو یہ تھا کہ مسلمان وہ ہے جو محض لا اله الا الله محمد رسول الله کا اقرار نہ کرے بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے کذب کا اقرار بھی کرے اور آپ کی نبوت کا کھلا انکار کرے۔ جب تک وہ اس تعریف کے مطابق مسلمان نہیں بنتا وہ مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

(درخواست برائے رجسٹریشن زیر دفعہ ۱(۴) نیشنل رجسٹریشن ایکٹ فارم الف شائع کردہ حکومت پاکستان ڈائریکٹوریٹ جنرل آفس رجسٹریشن، (وزارت داخلہ)

اس تعریف میں جو نیا دروازہ کھولا گیا ہے اس کے بہت سے بد نتائج نکلے بھی ہیں اور آئندہ بھی نکلیں گے۔ لیکن بنیادی طور پر اس تعریف پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ تعریف تو زمانے سے آزاد ہوا کرتی ہے۔ تعریف جغرافیائی قیود سے آزاد ہوا کرتی ہے۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ اسلام کی جو تعریف آنحضرت ﷺ کے زمانے پر اطلاق پا نہیں سکتی وہ آج درست تعریف کے طور پر قبول کر لی جائے۔ صرف وہی تعریف قابل قبول ہو گی جو آنحضرت ﷺ کے زمانے پر اطلاق پائے اور پھر ہر زمانے پر اطلاق پاتی چلی جائے۔ ایک لمحہ بھی ایسا نہ گزرے جس میں وہ تعریف ناکارہ ثابت ہو جائے اور صرف پاکستان ہی میں اس کا اطلاق نہ ہو بلکہ ساری دنیا کے ہر ملک میں، مشرق کا ہو یا مغرب کا، شمال کا ہو یا جنوب کا، وہ تعریف بعینہ اسی طرح صادق آتی چلی جائے۔ مگر یہ ایک عجیب تعریف ہے جس کا ۱۹۷۴ء سے پہلے اطلاق ہو ہی نہیں سکتا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے پر بھی اطلاق نہیں ہو سکتا کیونکہ بکثرت ایسے احمدی فوت ہو گئے جو اس تعریف کے بننے سے پہلے مسلمان کہلاتے ہوئے اس دنیا سے چلے گئے، اور چونکہ یہ تعریف موجود نہیں تھی اور کسی کا تصور اس تعریف کی طرف نہیں گیا تھا اس لئے اس تعریف کی رو سے وہ مسلمان ہی تھے۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے کے مسلمانوں کا کیا کہو گے کیونکہ انہوں نے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار نہیں کیا؟ ان کے لئے تو لا اله الا الله محمد رسول الله' ہی کافی تھا۔ اس لئے جو تعریف پہلے زمانوں پر اطلاق نہیں پا سکتی وہ اب بھی غلط ہے۔ اب بھی اطلاق نہیں پا سکتی۔

اگر علماء یہ کہیں کہ اس وقت کوئی جھوٹا نبی تھا ہی نہیں اس لئے تعریف میں جھوٹے نبی کا ذکر آ نہیں سکتا تھا تو اس سے بڑا جھوٹ اور کوئی نہیں کیونکہ سب سے پہلے اور سب سے یقینی آنحضرت ﷺ کے مقابل پر دعویٰ کرنے والا آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوا۔ یعنی مسیلمہ کذاب۔ اور اس دعویدار کی موجودگی میں نہ آنحضرت ﷺ نے اسلام کی تعریف بدلی نہ آپؐ کے خلفاء نے اسلام کی تعریف بدلی۔ نہ تبع تابعین نے اسلام کی تعریف بدلی، نہ بعد کی آنے والی نسلوں نے اسلام کی تعریف بدلی۔ کیا آنحضرت ﷺ کو خیال نہیں آیا۔ کہ جب تک اسلام کی تعریف میں اس جھوٹے نبی کا انکار نہ داخل کر لوں اس وقت تک مسلمان کی تعریف مکمل نہیں ہو گی؟ اس لئے لاؤ اب اپنا جواب۔ نظریں دوڑاؤ سارے عالم اسلام پر۔ ایک دن کے لئے بھی اس ۱۹۷۴ء کے واقعہ سے پہلے ایسی تعریف چسپاں کر کے دکھاؤ کہ جب تک، نعوذ باللہ، مبینہ طور پر کسی جھوٹے نبی کا انکار تعریف میں داخل نہ ہو جائے اس وقت تک مسلمان، مسلمان نہیں بن سکتا۔

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

بقیہ : اداریہ

۳-L. Simon مشہور برطانوی سیاستدان جنہوں نے سائمن کمیشن رپورٹ مرتب کی۔
۴-John Anderson سابق گورنر بنگال
۵-James Grigg سابق رکن وائسرائے کونسل
۶-Stafford Gripps منسٹر آف ائر کرافٹ پروڈکشن
7-R.A.Butler پریذیڈنٹ بورڈ آف ایجوکیشن

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کامن ویلتھ کانفرنس کی تقریروں پر اُن دنوں ہندوستان کے اخبارات نے بھی خوب داد تحسین بلند کی چنانچہ روزنامہ پربھات ۲۰/ فروری ۴۵ء نے لکھا۔

"ہندوستان کی طرف سے سر ظفر اللہ خان بطور نمائندہ اس کانفرنس میں تشریف لے گئے ہیں ان کی پہلی تقریر بہت زور دار ہے اور دل خوش کن بھی کیونکہ انہوں نے کامن ویلتھ کے دوسرے ممبروں کو بھی صاف الفاظ میں بتایا کہ ۲۰۔۲۵ لاکھ سپاہی مہیا کرنے والا ملک اگر آزادی سے محروم رہا تو جنگ کے بعد بھی دنیا میں امن نہیں ہو سکتا ایک ایک ہندوستان کو سر ظفر اللہ کا ممنون ہونا چاہئے۔ کہ انہوں نے انگریزوں کے گھر جا کر حق کی بات کہہ دی"۔

روزنامہ پرتاب لاہور نے اپنی ۲۲/ فروری ۴۵ء کی اشاعت میں لکھا۔

"ہندوستان کے فیڈرل کورٹ کے جج سر محمد ظفر اللہ آجکل لنڈن گئے ہوئے ہیں... لنڈن میں چوہدری صاحب نے جو تقریریں کی ہیں اُن سے ہندوستان تو کیاں ساری کامن ویلتھ میں تہلکہ مچ گیا ہے... چند دن ہوئے آپ نے ایک تقریر کی جسے سُن کر یوپی کے سابق گورنر میلکم ہیلی جو اس وقت لارڈ ہیل ہیں آگ بگولہ ہو گئے اور میٹنگ سے اُٹھ کر چلے گئے آپ نے برطانوی حکمرانوں کو وہ کھری کھری سنائیں کہ سننے والے دنگ رہ گئے۔ برطانوی حکومت کے درجنوں تنخواہ دار ایجنٹوں کے کئے کرائے پر آپ کی تقریر نے پانی پھیر دیا"۔

ان کے علاوہ درج ذیل اخبارات نے بھی آزادیٔ ہند کیلئے آپ کی اس تقریر کو خراج تحسین پیش کیا۔ عدم گنجائش کے باعث صرف ان کے حوالہ جات دیئے جاتے ہیں۔

اخبار ویر بھارت ۲۰/ فروری ۱۹۴۵-اخبار انقلاب لاہور ۲۲/ فروری ۴۵ء-اخبار ریاست دہلی ۲۶/ فروری ۴۵ء-اخبار پیام حیدر آباد ۸/ ربیع، ۱۳۶۴ ہجری

علاوہ ان ہندوستانی اخبارات کے لنڈن کے اخبارات میں بھی آزادی ہند کیلئے آپ کی ان تاریخی کوششوں کی صدا ابھار گونج سنائی دی۔

۱- سپیکٹیٹر لنڈن نے حضرت چوہدری صاحب کا ایک مضمون یوں شائع کیا۔

"برطانوی حکومت کو اس اَمر کا اعلان کر دینا چاہئے کہ اگر ہندوستان کی سیاسی پارٹیوں میں کوئی متفقہ معاہدہ ہو جائے تو برطانوی حکومت اسے فوری عملی شکل دینے کو تیار ہے"۔

(بحوالہ الفضل قادیان ۱۲/ مارچ ۴۵ء)

اسی طرح اخبار لنڈن ٹائمز ۲۰/ مارچ ۴۵ء نے اپنے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں حضرت چوہدری صاحب کی انکوششوں کا ذکر کیا ہے۔

ایک احمدی شاعر نے ان دنوں حضرت چوہدری صاحب کی ان خدمات کو یوں سراہا:-

بہر تعمیل ہدایات امام کامگار
یہ سعادت مل گئی تجھ کو بفضل ذوالمنن

گونج اُٹھی کائنات اِک اجنبی آواز سے
محشر تاثیر تھا یا تیرا اُسلوب سخن

(روزنامہ الفضل قادیان ۲۶/ اپریل ۱۹۴۵ء)

ایک طرف جماعت احمدیہ کے منظم و باوفا اور ایثار پیشہ رضاکاران آزادی ہند کیلئے یہ کوشش کر رہے تھے تو دوسری طرف حضرت امام جماعت احمدیہ دن رات اس کوشش میں مصروف تھے کہ ہندو اور مسلمان آزادی کیلئے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوں اس کے لئے حضرت اقدس نے مجلس مشاورت کی اس تجویز کو منظور فرمایا کہ ۴۵ء کے دسمبر میں جلسہ سالانہ سے ایک روز قبل مذاہب کانفرنس کا انعقاد کیا جائے جس میں ہندو اور مسلم دانشور اور دیگر مذاہب کے علماء ایک ہی سٹیج پر اکٹھے ہو کر اتفاق و اتحاد اور قومی یکجہتی کی باتیں کریں۔ چنانچہ اس تعلق میں روزنامہ الفضل ۲۸/ جون ۴۵ء میں درج ذیل اعلان ہوا۔

"حسبِ خواہش حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام* اور حسبِ فیصلہ مجلس مشاورت ۴۵ء امسال ماہ دسمبر میں جلسہ سالانہ کے دنوں میں قادیان میں ایک عظیم الشان مذاہب کانفرنس منعقد کی جائے گی جس میں تمام بڑے بڑے مذاہب کے نمائندگان کو دعوت دی جائے گی جو دوسرے مذاہب پر حملہ کئے بغیر اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں گے احباب جماعت کا فرض ہے کہ کثرت سے غیر مسلم احباب کو اس میں شرکت کیلئے ابھی سے تیاری کریں اور اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

آزادیٔ ہند کیلئے جماعت احمدیہ کی مزید اور کوششوں کے تذکرہ کے ساتھ انشاء اللہ آئندہ ہفتہ ہم پھر حاضر ہونگے۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

*یعنی ۱۹۰۸ء میں بیان فرمودہ پیغام صلح کی خواہش

ریلوے ریزرویشن برموقع جلسہ سالانہ قادیان ۹۷ء

جیسا کہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو علم ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۹۷ء منعقد ہو رہا ہے۔ حسب سابق امسال بھی مہمانان کرام کی سہولت کے لئے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد نظامت ریزرویشن کی طرف سے واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں وہ ابھی سے مندرجہ ذیل کوائف صاف صاف الفاظ میں لکھ کر دفتر جلسہ سالانہ قادیان کو مطلع فرمائیں۔ تا اس کے مطابق جلد کارروائی کی جا سکے۔ ۱- تاریخ واپسی ریزرویشن ۲- ٹرین کا نام اور نمبر ۳- اسٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کروانا مقصود ہو۔ کس درجہ میں سفر کرنا ہے۔ مثلاً فرسٹ کلاس-AC، AC سلیپر کلاس۔ فرسٹ کلاس۔ AC تھری ٹائر، AC چیئر کار سلیپر سیکنڈ کلاس ۵- سفر کنندگان کے نام عمر جنس (مرد یا عورت) وغیرہ مندرجہ بالا کوائف کے ساتھ ٹکٹ و ریزرویشن کے اخراجات کیلئے رقم بذریعہ .M.O یا بنک ڈرافٹ S.B.I ،.P.S.B, P.N.B قادیان بنام صدر انجمن احمدیہ بنا کر دفتر محاسب کو تفصیل کے ساتھ بھجوا دیں۔ نیز اس ڈرافٹ کی فوٹو کاپی مع تفصیلی کوائف سے دفتر جلسہ سالانہ کو بھی مطلع کریں۔ تاکہ بروقت ریزرویشن کروانے میں آسانی ہو۔ آج کل تقریباً تمام بڑے شہروں میں بذریعہ کمپیوٹر بہت آسانی سے واپسی کی ریزرویشن بھی ہو جاتی ہے اس سہولت سے بھی فائدہ اُٹھانا چاہئے جن جماعتوں میں اس کی سہولت نہیں ہے ان کی طرف سے مندرجہ بالا کوائف آنے کی صورت میں واپسی ریزرویشن کا انتظام کروا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان)

تبلیغی رپورٹ آگرہ سرکل اترپردیش

دوران ماہ ۱۵/ نئے مقامات کا تبلیغی دورہ کیا گیا جس میں بعد نماز مغرب و عشاء اجلاسات ہوئے مجالس سوال و جواب بھی منعقد ہوئیں اسی طرح دوران ماہ کئی ہزار افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ ۶-۴-۹۷ کو جناب رام بابو ہرت M.L.A حلقہ پچھم آگرہ اور جناب چھوٹے لال ورما M.L.A حلقہ فسجاباد آگرہ ۱۷/ اپریل کو جناب رام راجہ ایس پی آگرہ اور جناب راجندر سنگھ پولیس انسپکٹر تھانہ ۱۸/ اپریل کو جناب بی پی تواری پولیس سب انسپکٹر تھانہ ملپورہ حلقہ انچارج دھنولی کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا۔ ۲۹/ اپریل کو ضلع متھرا کے دو دیہاتوں میں ۱۸۶۴ افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ اس طرح ایک مسجد کے امام کو بھی بفضلہ تعالیٰ قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ اللہ کے فضل سے دوران ماہ تین عالی شان مساجد جماعت کو ملی ہیں۔

۹-۵-۹۷ کو موضع روبل کی مسجد میں بعد نماز عشاء مکرم جناب گیانی تنویر احمد صاحب خادم کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم جناب مولوی سفیر احمد شمیم صاحب انچارج آگرہ سرکل اترپردیش نے بعد تلاوت قرآن و نظم بعنوان "تعلق باللہ کے ذرائع" تقریر کی۔ مکرم گیانی صاحب نے انسانی پیدائش کی غرض پر تقریر فرمائی۔ خاکسار نے اسلام میں نماز کی اہمیت پر تقریر کی جلسہ میں نومبائعین کے علاوہ ہندو مذہب کے افراد نے بھی شرکت کی اس جلسہ میں مردوں کی نسبت عورتوں نے بڑھ چڑھ کر شرکت کی۔

۸-۶-۹۷ کو شری نکلی سنگھ ممبر پارلیمنٹ (M.P) سہارنپور۔

۹-۶-۹۷ کو شری سردار گیان سنگھ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس (D.I.G) سہارنپور رینج اترپردیش اور شری زنجن لال سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس (S.S.P) سہارنپور کی خدمت میں جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔

دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر کرتے ہوئے نومبائعین کو ثبات قدمی بخشے مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے اور ہماری مساعی قبول فرمائے۔ (عقیل احمد سہارنپوری۔ معلم وقف جدید آگرہ سرکل اترپردیش)

بقیہ : ہومیوپیتھی

ہوتی ہے اس کے سر درد کا بواسیری مسوں سے بھی تعلق ہے۔ مریض شور بالکل برداشت نہیں کر سکتا اور چھونے کے احساس کو بھی پسند نہیں کرتا۔ مونہہ کا مزہ خراب ہوتا ہے صبح کے وقت متلی ہوتی ہے لیکن الٹی نہیں آتی کھانے کے بعد یا کھانے کے دوران معدہ میں بوجھل پن اور درد کا احساس ہوتا ہے۔ معدہ کی جگہ پر ذرا سا دباؤ بھی برداشت نہیں ہوتا۔ معدے کا نچلا حصہ پھولا ہوا اور پتھر کی طرح بوجھل محسوس ہوتا ہے۔ بدہضمی کے دورہ سے ایک دن پہلے کھانسی شروع ہوتی ہے اور سینے میں بلغم اکڑنے کا احساس ہوتا ہے۔ خشک تنگی پیدا کرنے والی جس کے ساتھ ساتھ کبھی کبھی خون کی آمیزش بھی ہوتی ہے اور کھانسی کے ساتھ سر اور کمر میں بھی درد ہوتا ہے ریڑھ کی ہڈی میں جلن کا احساس جو صبح تین چار بجے بڑھ جاتا ہے۔ دوپہر کو آرام کرنے سے تکلیفوں میں کمی ہوتی ہے اور اگر پسینہ بھی آ جائے تو طبیعت بحال ہو جاتی ہے۔ نکس وامیکا میں مونہہ میں چھوٹے چھوٹے زخم بن جاتے ہیں، زبان کے کنارے زردی مائل سفید اور کٹے پھٹے، مسوڑھے بھی سوجے ہوئے اور سفید ہو جاتے ہیں جن سے خون بہتا ہے۔ حلق میں گھٹن اور چبھن جو کانوں تک جاتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

نکس وامیکا کی ایک دلچسپ علامت یہ ہے کہ جو شخص بدطینت اور کینہ پرور ہو ہر وقت دوسروں کی عیب جوئی کرتا رہے اور ان میں نقص تلاش کرتے رہنے کا عادی ہو تو نکس وامیکا اونچی طاقت میں دینے سے ایسے مریضوں کی ذہنی حالت درست کرنے میں مدد ملتی ہے اور بے وجہ کی مصیبت ختم ہو جاتی ہے۔

نکس وامیکا کا مریض رات کے پچھلے پہر اٹھ جاتا ہے اور دوبارہ سو نہیں سکتا، صبح کے وقت غنودگی محسوس کرتا ہے، اچانک بازوؤں اور ٹانگوں میں ضعف محسوس ہوتا ہے، کھانا کھانے کے بعد مرض میں زیادتی ہو جاتی ہے، دماغی محنت سے ثقیل اور مصالحہ دار اشیاء سے خشک اور سرد موسم میں بھی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ شام کے وقت آرام کرنے سے دباؤ سے اور مرطوب موسم میں طبیعت بہتر محسوس ہوتی ہے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105 | ✆ 01872- 20757

THE WEEKLY **BADR** QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 | THURSDAY, OCTOBER 16th 1997 | ISSUE NO.- 42

ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتّبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 47)

نکس وامیکا

NUX VOMICA

(Poison Nut)

نکس وامیکا ایک ایسے پودے کے بیجوں سے تیار کی جانے والی دوا ہے جو ہمیشہ سرسبز رہتا ہے، اس کے پھولوں کی بو ناخوشگوار اور پھل نارنجی رنگ کا ہوتا ہے جس کے بیج نرم نرم بالوں میں لپٹے ہوتے ہیں۔ ان بیجوں کو پیس کر دوا بنائی جاتی ہے جو بہت خطرناک بیماریوں مثلاً پلیگ، ہسٹیریا، وجع المفاصل اور پاگل کتے کے کاٹنے سے پیدا ہونے والی بیماری میں استعمال کی گئی ہے۔ چونکہ یہ بیج بہت کڑوے ہوتے ہیں اور ان میں بہت سے زہریلے مادے پائے جاتے ہیں اس لئے ان سے تیارکردہ ہومیوپیتھک دوا نکس وامیکا بہت وسیع پیمانے پر زہروں کے تریاق کے طور پر استعمال ہوئی ہے۔ ایسے مریض جو ہر قسم کی دوائیں بہت زیادہ مقدار میں استعمال کرچکے ہوں ان کو نکس وامیکا دینی چاہئے کیونکہ یہ سب دواؤں کی پیداکردہ علامتوں کو دور کر دیتی ہے۔

نکس وامیکا کا سلفر سے گہرا تعلق ہے۔ سلفر زندگی کو تقویت دے کر ردعمل پیدا کرتی ہے اور وہ بیماریاں جو جسم کے اندرونی اعضاء میں چھپی ہوں انہیں باہر نکال دیتی ہے۔ تپدق اور غدودوں کی گہری بیماریوں میں کام آنے والی دوا ہے، جگر پر گہرا اثر کرتی ہے۔ دل کی بیماریوں میں براہ راست اثر نہیں کرتی لیکن پھیپھڑوں کی بیماری کی وجہ سے دل کمزور ہو جائے اور اپنے افعال باقاعدگی سے انجام نہ دے سکے تو پھر فائدہ دیتی ہے۔ اگر دل کی کمزوری ہو تو دل کا علاج ضروری ہے۔ سلفر کا اصل گہرا تعلق جگر، پھیپھڑوں اور دماغ سے ہے چونکہ یہ بیماری کو جڑ سے اکھیڑتی ہے اس لئے بسااوقات بیماری کی علامات جلد پر ظاہر ہو جاتی ہیں مثلاً جگر پر اثر انداز ہو تو بواسیر کی تکلیف میں عارضی طور پر اضافہ ہو جائے گا اور موکے قدرے بڑے ہونے لگیں گے لیکن جگر بہتر ہو جائے گا۔ ان موکوں میں نرمی پیدا کرنے کے لئے نکس وامیکا بہترین کام کرتی ہے۔ جب سلفر اندرونی غدودوں کی بیماریوں کو باہر جلد پر ظاہر کرتی ہے تو ایگزیما یا خارش شروع ہو جاتی ہے اس صورت میں سلفر کا کوئی اور تریاق نہیں دینا چاہئے، نکس وامیکا سلفر کے پیدا کردہ ردعمل کو صاف کر دیتی ہے اس لئے اسے سلفر کا جھاڑو بھی سمجھا جاتا ہے۔ نکس وامیکا سلفر کی پیدا کردہ بیرونی علامتیں ختم کرتی ہے اندرونی بیماریوں پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ وہ گہرے امراض جن کا سلفر سے تعلق ہو ان کی ظاہری علامتوں کو دور کرنے کے لئے نکس وامیکا بہترین دوا ہے۔

نکس وامیکا مختلف قسم کی الرجیوں میں بھی مفید ہے بعض لوگوں کو چاول یا گوشت کھانے سے الرجی ہو جاتی ہے معدہ کی تیزابیت میں اضافہ ہو جاتا ہے نکس وامیکا دینے سے اللہ کے فضل سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ نکس وامیکا کا چاولوں کی الرجی کے سلسلہ میں کوئی ذکر کتابوں میں نہیں ملتا لیکن میں نے اس کی بعض علامتوں کی وجہ سے مریضوں پر استعمال کیا ہے الا ماشاء اللہ اکثر کام کرتی ہے حالانکہ یہ خشک مزاج کی دوا ہے اور چاول کی الرجی مرطوب دواؤں سے تعلق رکھتی ہے۔

نظام ہضم میں خرابی کی وجہ سے معدہ میں تیزابیت پیدا ہونے لگے تو مریض کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے بہت جلد غصے میں آ جاتے ہیں ایسے مریض عموماً دبلے پتلے ہوتے ہیں۔ بعض صورتوں میں موٹے لوگ بھی معدہ کی تیزابیت کا شکار ہوتے ہیں ان کے لئے کئی اور دوائیں مفید ہیں۔ نکس وامیکا دبلے پتلے نسبتاً نوکدار مریضوں کی دوا ہے جو غصیلے اور چڑچڑے ہوتے ہیں۔ ایسے مریضوں کی بعض خاص عادات ہیں جو ان کی بیماریوں میں اضافہ کر دیتی ہیں مثلاً رات کو دیر تک جاگنا، بیٹھ کر کام کرنا اور مناسب ورزش کا فقدان ہونا۔ مغربی تہذیب میں بہت زیادہ شراب کی عادت اور ہماری تہذیب میں مرغن غذاؤں اور چٹخورہ پن کی وجہ سے معدہ جواب دے جاتا ہے اور بہت تیزابیت پیدا کرتا ہے ایسے معدوں میں نکس وامیکا بہت اچھا اثر دکھاتی ہے۔

نکس وامیکا کا اندرونی مرکزی اعضاء سے بہت گہرا تعلق نہیں ہے، لیکن بیرونی عضلات اندرونی جھلیوں اور جلد سے اس کا تعلق ہے۔ اگر کمر کے عضلات میں بہت زیادہ بیٹھنے کی وجہ سے درد ہو تو اس کا علاج نکس وامیکا ہے۔ ایسکولس میں کمر کا درد، بواسیر کے مسوں کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس درد کی ایک علامت یہ ہے کہ مریض کھڑا ہو کر چلنے لگے تو درد دونوں کولہوں میں منتقل ہو جاتا ہے جبکہ نکس وامیکا میں مستقل کمر درد ہے۔ بیرونی عضلات میں جان پیدا کرنے کے لئے نکس وامیکا اچھا کردار ادا کرتی ہے، ہر قسم کی عضلاتی کمزوریوں میں بھی مفید ہے اگر اس کی دیگر علامات ملتی ہوں اور معدے کی تیزابیت سے بھی اس کا تعلق ہو۔ معدے کی تیزابیت کی وجہ سے اچانک پیدا ہونے والی کمزوری میں بعض دفعہ مریض میں ہاتھ ہلانے کی طاقت بھی نہیں ہوتی اسے HeartBurn یا Acidibility کہتے ہیں یعنی جسم میں تیزاب بڑھنے سے اچانک کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔ ایسے مریضوں میں نکس وامیکا فوری اثر دکھاتی ہے دو خوراکیں چند منٹوں کے وقفہ سے دیں تو اللہ کے فضل سے غیرمعمولی شفا عطا کرتی ہے۔ یہاں عموماً ایلوپیتھک دوائیں کام نہیں کرتیں۔ یہ تجربہ مجھے اپنے آپ پر ہوا جب میں طالبعلم تھا تو سر میں شدید درد کی وجہ سے سینڈول استعمال کرتا تھا جو کلکتہ سے آتی تھی، وہ میسر نہ ہو تو اسپرین کھانی پڑتی تھی جس کا اندرونی جھلیوں پر اثر پڑتا تھا اور معدے میں بہت تیزابیت ہوجاتی تھی، گلا جلتا تھا اور ایلوپیتھک دواؤں سے افاقہ کی بجائے تکلیف بڑھ جاتی تھی۔ اس کے بعد وہ آخری مرحلہ بھی آگیا کہ بعض دفعہ لگتا تھا کہ جسم سے بالکل جان نکل گئی ہے اور یہ کیفیت کئی کئی دن رہتی تھی اس دوران میں ہومیوپیتھک میں دلچسپی لینے لگا۔ مطالعہ کے بعد مجھے نکس وامیکا کا خیال آیا ایک دفعہ اسی کیفیت میں نڈھال پڑا تھا میں نے پندرہ پندرہ منٹ سے نکس وامیکا کی دو خوراکیں کھائیں، یکدم جسم میں جان آگئی اور میں اچھل کر کھڑا ہوگیا، سب کمزوری ختم ہوگئی جیسے تھی ہی نہیں۔ اس کے بعد جب کبھی ایسی کیفیت ہوئی ہمیشہ نکس وامیکا نے فائدہ دیا، پھر یہ رجحان ہی ختم ہوگیا اپنے علاوہ دوسرے بہت سے مریضوں پر بھی اسے استعمال کیا ہے اسی طرح فائدہ دیتی ہے۔ اگر معدہ میں تیزاب بڑھنے سے عضلات میں کمزوری واقع ہو جائے تو نکس وامیکا اس کی بہترین دوا ہے۔

نکس وامیکا کا زہر انتڑیوں کی طبعی حرکت کو سست کر دیتا ہے اس حرکت سے مراد ہے کہ خوراک کھانے کے بعد معدہ سے لے کر انتڑیوں تک ایک خاص رفتار سے حرکت ہوتی ہے جو خوراک کو آگے لے جاتی ہے اور خدا تعالی نے یہ رفتار اتنی واضح طور پر معین فرمادی ہے کہ اگر صحت ٹھیک ہو تو چودہ گھنٹے میں یہ دور مکمل ہوناچاہئے۔ اس کے بعد بڑی آنت کے آخری حصے میں یہ مادہ موجود رہتا ہے وہاں سے پانی چوستا ہے پھر حرکت پیدا ہوتی ہے اس طرح کل چوبیس گھنٹے بن جاتے ہیں اس نظام میں فرق پڑ جائے تو اس کے نتیجہ میں قبض ہو جائے گی یا اسہال شروع ہو جائیں گے۔ اس طبعی حرکت میں تیزابی مادوں یا کسی بےچینی کی وجہ سے تیزی پیدا ہو جائے تو بار بار حاجت ہوتی ہے، نکس وامیکا میں یہ علامت پائی جاتی ہے۔

معدہ کی خرابی کی وجہ سے بعض اوقات دمہ ہو جاتا ہے۔ دمہ کا آغاز عموماً دو طرح سے ہوتا ہے ایک یہ کہ عام نزلہ دمہ میں تبدیل ہو جاتاہے دوسرے اگر خوراک میں بدپرہیزی ہو جائے اور کھٹی چیزیں اور اچار وغیرہ زیادہ مقدار میں کھا لیا جائے تو معدہ میں تیزاب پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے دمہ کا حملہ ہو جاتا ہے کیونکہ تیزاب میں کھچاؤ پیدا کرنے کا مادہ پایا جاتا ہے۔ یہ کھچاؤ اور اکڑن سارے جسم میں پھیل جاتی ہے۔ تیزاب کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہونے والے دمہ میں نکس وامیکا بہت مفید ہے۔ نزلاتی دمہ کے لئے حفظ ماتقدم کے طور پر نزلہ کے روک تھام کی دوائیں باقاعدگی سے استعمال کرنی چاہئیں۔ انفلوئنزم اور بسیلینیم ہفتہ میں ایک دو دفعہ دستور کے طور پر کھائیں تو کوئی حرج نہیں اس کے علاوہ نیٹرم میور ۲۰۰ اور ایلیومنا ۳۰ کا کبھی کبھی استعمال جسم میں دفاعی طاقت کو بحال رکھنے کے لئے مفید ہے۔ بعض لوگوں کو مستقل دمہ کی شکایت رہتی ہے جو کبھی کم اور کبھی زیادہ ہو جاتی ہے اور اس کا نزلہ یا معدہ کی علامتوں سے پیدا ہونے والے عارضی دمہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

نکس وامیکا پنڈلیوں کے تشنج میں بہت مفید دوا ہے۔ آغاز میں ہی دینے سے بہت جلد اثر دکھاتی ہے۔ اگر تشنج میں بیلاڈونا کی علامتیں پائی جائیں اور گرمی سے تکلیف میں اضافہ ہو تو نکس وامیکا مفید ہے کیونکہ نکس وامیکا میں بیلاڈونا بھی موجود ہے۔ تشنج کے معاملہ میں نکس وامیکا میں کچھ تضاد بھی پایا جاتا ہے مثلاً کمر درد کو ٹھنڈ سے تکلیف میں اضافہ ہوگا۔ پیٹ کے درد میں گرمی پہنچانے اور ٹکور کرنے سے فائدہ کے بجائے نقصان پہنچتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نکس وامیکا میں کئی دوائیں شامل ہیں جو مختلف اوقات میں اپنے اپنے اثرات ظاہر کرتی ہیں۔ بیلاڈونا اور کیوپرم کی وجہ سے نکس وامیکا کا مزاج گرم ہے اور تشنج میں یہی دو دوائیں اثر دکھاتی ہیں۔ پنڈلیوں میں تشنج ہو جائے تو نکس وامیکا سے فائدہ پہنچتا ہے، اس پہلو سے برائیونیا بھی مفید ہے کیونکہ برائیونیا کی علامات رکھنے والی بیماریوں میں ہمیشہ گرمی سے اضافہ ہوتا ہے۔ سر درد دھوپ میں جانے سے اور ٹھنڈے کمرے سے گرم کمرے میں جانے سے بڑھ جائے گا۔ اچانک سردی سے گرمی میں آنے سے تکلیف بڑھ جائے تو برائیونیا بہترین ہے لیکن روزمرہ کے عام تشنج میں نکس وامیکا زیادہ بہتر دوا ہے۔ نکس وامیکا بےخوابی کی بھی بہت مؤثر دوا ہے مثلاً جو لوگ نشہ کے عادی ہوں یا نیند کی گولیاں کھانے کی عادت ہو ان کے لئے نکس وامیکا بہترین دوا ہے۔ میں ایسے مریضوں کا علاج عموماً نکس وامیکا سے ہی شروع کرتا ہوں اور الا ماشاء اللہ فائدہ ہوتا ہے اور دوسری سب دواؤں سے نجات مل جاتی ہے۔ ایک نوجوان جو نشہ کا عادی تھا اس عادت، کو نیند کی، گولیوں کے ذریعہ چھڑوانے کی کوشش کی گئی۔ بھاری مقدار میں گولیاں کھا کر بھی بمشکل نیند آتی تھی، نہ کھاتا تو نیند نہیں آتی تھی اور نشہ چھوڑنے کی وجہ سے پیدا ہونے والی علامات میں شدت آ جاتی تھی۔ میں نے اسے نکس وامیکا ۳۰ دن میں تین دفعہ استعمال کرنے کے لئے دی اور اس کی نیند کی گولیوں کی شیشی اپنے پاس رکھ لی کہ اگر رات کو نیند نہ آئی تو صبح آکر واپس لے جانا۔ رات کو وہ زندگی میں پہلی دفعہ آرام سے سویا اور صبح آکر اس نے مجھے بتایا کہ نیند کی گولیوں سے جو نیند آتی تھی وہ بےچین کرنے والی تھی اس کے بعد وہ چین اور آرام سے سوتا رہا اس کی نیند کی گولیاں ایک مدت تک میرے پاس بطور نشانی پڑی رہیں۔ نکس وامیکا نشہ آور چیزوں کے منفی اثرات کو دور کرنے کے لئے اور نیند کی گولیوں سے پیچھا چھڑوانے کے لئے اکثر مفید ثابت ہوتی ہے اگر یہ اکیلی کافی نہ ہو تو ان چیزوں کے استعمال کے بداثرات کو ختم کر دیتی ہے اور نئی دوا کی علامتیں واضح ہو جاتی ہیں۔

اگر بہت سے کاموں کا بوجھ ہو، بہت بولنا پڑا ہو یا دماغ میں کسی وجہ سے ہیجان ہو اور نیند نہ آئے تو اس میں بھی نکس وامیکا بہترین دوا ہے۔ کافی کا بھی بہت اچھا تریاق ہے۔ کافی پینے سے میری نیند اڑ جایا کرتی تھی اور میں رات کو کافی بالکل نہیں پی سکتا تھا، پھر میں نے نکس وامیکا کی ایک خوراک کھانی شروع کی تو اللہ کے فضل سے بالکل ٹھیک ہوگیا اور کسی اور دوا کی ضرورت نہیں پڑی۔ نکس وامیکا سے جو نیند آتی ہے اس میں ایک خاص بات یہ ہے کہ عام نیند سے پہلے جو ایک غنودگی کی کیفیت ہوتی ہے وہ پیدا نہیں ہوتی بلکہ ایک دم انسان نیند کے سمندر میں ڈوب جاتا ہے، سونے اور جاگنے کا درمیانی وقفہ کم ہو جاتا ہے۔ اچانک نیند غلبہ کرتی ہے اور بہت گہری پرسکون نیند آتی ہے۔ جب آنکھ کھلتی ہے تو طمانیت کا احساس ہوتا ہے اس سے ملتی جلتی نیند آور دوا رسٹاکس بھی ہے جو بہت گہری اور پرسکون نیند لاتی ہے۔

صبح کے وقت چکر بھی نکس وامیکا کی علامت ہے اس کی بھی غالباً یہی وجہ ہے کہ رات کو پرسکون نیند نہیں آتی اور صبح اٹھنے پر چکر محسوس ہوتے ہیں۔ صبح اٹھ کر چکر آئیں تو رات کو نکس وامیکا ۳۰ کی ایک خوراک لینا مفید ہے۔ نکس وامیکا ۳۰ طاقت میں دینے کی بجائے ۲۰۰ میں دیں تو بسااوقات نیند اڑ جاتی ہے۔ میں نے پہلے خود اپنی ذات پر استعمال کرکے دیکھا ہے پھر دوسروں پر بھی تجربہ کیا ہے۔ جو لوگ کند ذہن ہوں ان میں ۳۰ طاقت فائدہ نہیں پہنچاتی بلکہ ۲۰۰ طاقت مفید ثابت ہوتی ہے جو لوگ بہت حساس ہوں انہیں ۳۰ طاقت میں ہی فائدہ ہوتا ہے اور ۲۰۰ میں دیں تو نیند بالکل اڑ جاتی ہے۔ اس کے پتہ چلتا ہے کہ پوٹینسیوں کا استعمال کتنی احتیاط کو چاہتا ہے مگر یہ استعمال صرف تجربہ سے ہی آتا ہے کتابوں میں اس کا ذکر بہت معمولی رنگ میں ہوتا ہے۔ بعض ہومیوپیتھک معالجین نے ساری عمر اپنے آپ کو بہت چھوٹی پوٹینسی میں ہی محدود رکھا ہے مثلاً Dr. W. Boericke برائیونیا کو صرف ایک سے لے کر ۲ تک کی طاقت میں استعمال کرتے رہے ہیں اور میں نے آج تک کبھی ۳۰ سے کم استعمال نہیں کی بلکہ اگر ۲۰۰ کرتا ہوں یا ایک ہزار تو اس میں یہ بہت اچھا اثر دکھاتی ہے۔ پوتینسی کے بارے میں خود تحقیق کرنی چاہئے، آنکھیں کھول کر ہر امکان کو پیش نظر رکھ کر تجربے کرنے چاہئیں۔

ناک کی دونوں اطراف میں نزلہ جم جائے تو سر میں شدید درد ہوتا ہے اور جھکنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے اور بوجھ پڑتا ہے اور ناک ہمیشہ بند رہتا ہے۔ نکس وامیکا کی ایک ہزار کی خوراک رات کو دی جائے تو وہ غیرمعمولی اثر دکھاتی ہے اور صبح تک چھینکیں وغیرہ آکر ناک کھل جاتا ہے اور ریشہ نرم ہوکر بہہ جاتا ہے۔ اس تکلیف کے لئے اور دوائیں بھی ہیں لیکن علاج کا آغاز نکس وامیکا سے ہی کرناچاہئے۔

نکس وامیکا کی ایک علامت یہ ہے کہ اس میں خواتین کا ماہانہ نظام بےقاعدہ ہوتا ہے بعض اوقات جلدی خون جاری ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ دیر تک رہتا ہے۔ یہ علامت دوسری دواؤں میں بھی پائی جاتی ہے لیکن فرق یہ ہے کہ نکس وامیکا میں اگر حیض جلدی شروع ہو جائیں تو دیر تک رہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے معمول کے وقت کو بھی ساتھ شامل کر لیتے ہیں اور جو دیر سے ہوں وہ تھوڑے دن رہتے ہیں کیونکہ ان کا وقت گزرچکا ہوتا ہے اور پھر صرف بیماری کے نتیجہ میں خون بہتا ہے جو جلد ختم ہو جاتا ہے۔ برائیونیا کی یہ علامت ہے کہ حیض اگر وقت سے پہلے جاری ہو جائے تو مقدار میں زیادہ ہوتے ہیں اور حرکت کرنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے اور بہت زیادہ خون آتا ہے چونکہ برائیونیا میں حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے اس لئے پہلے آنے اور زیادہ آنے کی علامتوں میں نکس وامیکا اور برائیونیا کا فرق معلوم ہوناچاہئے۔

نکس وامیکا میں رحم نیچے گرنے کا احساس بھی پایا جاتا ہے۔ مثانے میں بےچینی ہوتی ہے اور بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے لیکن مقدار میں کم ہوتا ہے، قبض رہتی ہے جو اسہال سے ادلتی بدلتی رہتی ہے اس میں بواسیر کے مسوں میں بہت خارش ہوتی ہے، تھوڑی تھوڑی اجابت ہوتی ہے انتڑیوں کی طبعی حرکت میں کمزوری واقع ہو جاتی ہے، معدہ بہت زیادہ کھٹاس بناتا ہے۔ پلسٹیلا کے برعکس یہ مرغن غذاؤں کو ہضم کر لیتا ہے۔

نکس وامیکا بھوک لگانے کی بہت اچھی دوا ہے مگر عموماً نکس وامیکا کے مریض کو بھوک کے دورے پڑتے ہیں۔

نکس وامیکا میں سر درد زیادہ تر آنکھوں کے اوپر سے شروع ہوتا ہے ڈیلوں کی حرکت سے بہت شدید ہو جاتا ہے اور نشتر کی طرح چبھن محسوس ہوتی ہے۔ دھوپ میں جانے سے یا روشنی میں آنکھیں کھولنے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے صبح کے وقت اور کھانے کے بعد تکلیف بڑھ جاتی ہے بعض اوقات سر درد کے ساتھ نکسیر بھی شروع ہو جاتی ہے سخت قبض

(باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں)

ڈیزائننگ و کمپوزنگ برکت احمد۔ مصباح الدین قادیان